Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد
60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
28

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا
60 ڈالر امریکن 65
کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

www.alislam.org/badr

12 شعبان 1432 ہجری قمری۔ 14 رو فا 1390 ہش۔ 14 رجولائی 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے پر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو اور زیادہ کر دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ O
(سورہ ابراہیم:۸)

ترجمہ: ’’اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ O (سورہ النمل:۴۱)

ترجمہ: ’’اور جو بھی شکر کرے تو اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا رب مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔‘‘

....قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (سورہ الاحقاف:۱۶)

ترجمہ: ’’....اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘ (مسلم کتاب الذهدباب المومن امره كله خير)

☆......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت، شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔‘‘

(کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۱)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے۔ جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’پس انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کر کے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایکدم ضائع کر دے۔ غور کا مقام ہے کہ اگر یہ تمام قویٰ خود انسان کے اپنے اختیار اور تصرّف میں ہوں تو کون ہے کہ اس کا مرنے کو جی چاہے۔ انسان کا دل دُنیا کی محبت کی گرمی کی وجہ سے آخرت سے بے فکری و سرد مہری اختیار کر لیتا ہے۔ غافل انسان ایسا نادان ہے کہ اگر اس کو خدا سے پروانہ بھی آجاوے کہ تمہیں بہشت ملے گا۔ آرام ہوگا۔ اور طرح طرح کے باغ اور نہریں عطا کی جاویں گی تمہیں اجازت ہے اور تمہاری اپنی خواہش اور خوشی پر منحصر ہے کہ چاہو تو ہمارے پاس آجاؤ اور چاہو تو دُنیا میں ہی رہو۔ تو یاد رکھو کہ بہت سے لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ اسی دُنیا کے گذارہ کو ہی پسند کریں گے اور باوجود طرح طرح کی تلخیوں اور مشکلات کے اسی دُنیا سے محبت کریں گے‘‘۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۴۲ ایڈیشن ۲۰۰۳)

یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کر سکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانے میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ریل، تار، ڈاک خانہ، پولیس وغیرہ انتظام کو دیکھو کس قدر فوائد پہنچتے ہیں۔ آج سے ۶۰-۷۰ برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام و آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں تو ہم کیوں کر شکر نہ کریں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۴۷ ایڈیشن ۲۰۰۳ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز، ولولہ انگیز اختتامی خطاب

(مورخہ یکم اگست 2010ء بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن)

مخالفین کا یہ وہم ہے کہ وہ کسی احمدی کو بھی ایمان سے پھرا سکیں گے۔ لاہور کی شہادتوں کے بعد نوجوانوں اور نومبائعین میں پہلے سے زیادہ ایمان اور یقین پیدا ہوا ہے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متفرق دلائل اور نشانات کا تذکرہ

اے نفرتوں کے شرارے پھیلانے والو! تم وہ لوگ ہو جو ظلمتوں کے پجاری ہو اور نور سے دور ہو۔ الٰہی جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر چلانے کی جس مہم میں تم مصروف ہو یہ یقیناً تمہیں خدا کی پکڑ میں گرفتار کرے گی۔ تم پر بہت کھل کر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس سے ڈرو۔

قرآنی دلائل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات، عقلی دلائل، زمینی و آسمانی نشانات، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اور آج تک ان کا جاری تسلسل تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

آج جبکہ فتنہ و فساد اور مخالفت کی آندھیاں زور دکھا رہی ہیں ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور صداقت پر مزید مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرے۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان میں پہلے سے بڑھاتا چلا جائے۔

شہداء کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے جو عظیم قربانیاں دے کر ایک نئی روح ہمارے دلوں میں پھونکی ہے اس کو ہمیشہ جاری رکھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

(خطاب کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

آج کل جماعت احمدیہ کی مخالفت کا ایک اور دور بڑی شدت کے ساتھ جاری ہے لیکن اس کی ہمیں فکر نہیں کیونکہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت جب شدت اختیار کرتی ہے تو فضل الٰہی بھی بڑھ کر برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی یہی سنت بتائی ہے۔ فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرۃ:215) کیا تم سمجھتے ہو کہ باوجود اس کے کہ تم پر ان لوگوں کی سی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے تم جنت میں داخل کیے جاؤ گے۔ پھر فرمایا مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا (البقرۃ:215) انہیں تنگی بھی پہنچی تکلیف بھی پہنچی، اور مخالفت کی شدت اس قدر تھی کہ وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اور ان کی جماعت کو خود کھڑا کر کے پھر انہیں ضائع نہیں کرتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ مشکلات اور مصائب میں اس قدر ڈال دیئے جاتے ہیں کہ وہ ہل کر رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ مخالفین کی مخالفت مومنین کو اس کے حضور مزید جھکنے والا بنائے، ان کو دعاؤں کی طرف مزید توجہ پیدا ہو، ان کے خدا تعالیٰ سے تعلق میں مزید جلا پیدا ہو اور اس حالت میں اس شدت مخالفت اور تکلیف میں بھی وہ غیر اللہ کی طرف نہ جھکیں بلکہ خدا تعالیٰ کو ہی پکاریں اور مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ (البقرۃ:215) کی آواز ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل کر عرش کو ہلا دے۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ کا جواب اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (البقرۃ:215) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تم اپنے دل میں تسلی پیدا کرو اور اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے، تو ان کے دل تسلی پاتے ہیں۔ پس یہ جو تسلی اس غم اور تکلیف اور مخالفت کی شدت کے وقت میں ایک مومن سنتا ہے تو اس کے ایمان میں یہ اضافہ کا باعث بنتی ہے اور یہی نظارہ انشاء اللہ ہم دیکھیں گے اور یقیناً دیکھیں گے اور یقیناً دیکھیں گے۔ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ کی صدا تو ہم بلند کریں گے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور صداقت پر کبھی دل میں شکوک پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ مخالفین کے مختلف طریقوں سے حملوں کے دفاع کے لیے ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے تیاری تو کریں گے لیکن دشمن کے دجل اور خوف میں آ کر کبھی اپنے ایمانوں میں کمزوری نہیں دکھائیں گے۔ جانی اور مالی نقصان بھی ہو سکتا ہے، دشمن نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرے گا، کچھ حد تک کامیاب بھی ہو گا لیکن جماعت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

آج کل دشمن ایک یہ چال بڑی شدت سے چل رہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے حوالوں کو بغیر سیاق وسباق کے اور توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے اور اس پر اعتراض کیے جانے لگے ہیں تاکہ کم علم احمدی مسلمانوں کو بھی احمدیت سے پیچھے ہٹایا جائے اور غیر احمدی مسلمانوں کے جذبات کو بھی انگیخت کر کے فتنہ کو ہوا دی جائے اور یہی ہمیشہ سے فتنہ پردازوں اور معترضین کا شیوہ رہا ہے۔ اپنے زعم میں وہ یہ کوشش کرتے ہیں۔ بہر حال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی نے نبوت کا مقام حاصل کرنا تھا تو جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے مخالفین اور مفاد پرستوں نے مخالفت میں بھی بڑھنا تھا۔ یہ لوگ ایسے ائمۃ الکفر ہیں جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (الانعام:13) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہے اور یہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو ڈوبے ہی ہیں اور دوسروں کو بھی ڈبونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس یہ مخالفت تو حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا کلام کہ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ:4) سچ ہے اور یقیناً سچ ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے کلام کو کبھی نہیں ٹالا جا سکتا تو پھر اس آیت کا مصداق بنتے ہوئے آنے والے مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبوت کا اعزاز پانے کے بعد ایسی مخالفت کا سامنا کرنا تھا اور کیا اور آپ کی جماعت آج تک کر رہی ہے اور یہی مومنین کی جماعت سے روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہر مخالفت، دشمن کا ہر حربہ باد مخالف کی طرح جماعت کی ترقی کو نئی بلندیوں کی طرف لے جاتی ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا آج بھی مخالفین جن میں نام نہاد علماء اور مولوی شامل ہیں اپنے زعم میں مخالفت کے تیر چلا رہے ہیں اور تمام تر الیکٹرونک میڈیا اور پریس کو استعمال میں لا رہے ہیں۔ ایک تو غلط حوالے دے کر احمدی نوجوان نسل اور نومبائعین جن کو ابھی پوری طرح علم نہیں ہوتا ان کے خیال میں وہ کمزور ہیں ان کو اپنے زعم میں احمدیت سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن نہیں جانتے کہ جو کمزور ترین احمدی بھی ہے وہ بھی احمدیت پر قائم ہے اور صدق دل سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی طرح نومبائعین ہیں جنہوں نے صدق دل سے آپ کے دعویٰ کو سمجھ کر اسے قبول کیا ہے اور بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ بہر حال یہ مخالفین کی کوششیں ہیں جو وہ اپنی طرف سے کر رہے ہیں۔ یہ ان کا وہم ہے کہ وہ کسی کو بھی ایمان سے پھرا سکیں گے۔ اور یہ کمزور ترین احمدی پر بھی بدظنی ہے اور اس میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ بلکہ جیسا کہ میں کئی مرتبہ گزشتہ دنوں میں بھی بیان کر چکا ہوں کہ لاہور کی شہادتوں کہ بعد نوجوانوں اور نومبائعین کو پہلے سے زیادہ ایمان اور یقین کا ادراک ہوا ہے، ان میں ایمان اور یقین پیدا ہوا ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو جماعت کے قریب ہیں، جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں مخالفین کی کوشش ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے غلط حوالے دے

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے یہ واضح ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں۔

آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، مگر بغیر کسی شریعت کے اور نبی کریم اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اور آپ کا نام پا کر اور وَ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) کی قرآنی پیشگوئی کے مطابق۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں تو پھر خلافت بھی نہیں۔ کیونکہ خلافت کا تعلق نبوت کے ساتھ ہے، اس لئے کہ خلافت نے منہاجِ نبوت پر چلنا ہے۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقتوں کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے شمار جگہ پر اس غلبے کی بشارات دی ہوئی ہیں۔

ہمیں اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔ اگر ہم ان وعدوں کو پورا کرنے میں اپنی حقیر کوشش شامل کرلیں، اگر ہم اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں تو ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔

ہر احمدی کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پورا ہو جائے گا ہمیں کیا ضرورت ہے؟ جتنا بڑا وعدہ ہے، جتنی بڑی خوشخبریاں ہیں اُن میں حصہ دار بننے کے لئے ہماری بھی اُتنی بڑی ذمہ داریاں ہیں۔

جہاں جماعت کا تعارف محبت، امن اور پیار کے حوالے سے کروادیا گیا ہے وہاں اگلا پیغام یہ ہے کہ یہ ہمارے دل کی محبت، پیار اور امن کی آواز ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائیں اور اُس مقصد کی پہچان کرائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تا کہ وہ ان آفات سے محفوظ رہ سکیں۔

(مکرم صاحبزادہ راشد لطیف صاحب راشدی (امریکہ)، مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ (پاکستان)، مکرم مظفر احمد صاحب، مکرمہ فرزانہ جبین صاحبہ، عزیزہ امۃ النور صاحبہ، عزیزم ولید احمد، تصور احمد کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکرِ خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 رمئی 2011ء بمطابق 13 ہجرت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ”نزول المسیح“ میں فرماتے ہیں کہ

”خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اِس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔“

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380,381)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں جس آیت کا حوالہ دے رہے ہیں وہ سورۃ مجادلہ کی یہ آیت ہے کہ: کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (المجادلہ:22)

چند دن ہوئے مجھے پاکستان سے کسی نے لکھا، گو کہ مَیں لکھنے والے سے متفق نہیں ہوں کیونکہ جس طرح اس لکھنے والے نے تصویر کھینچی ہے، میرے نزدیک اس بات کو عموم کا رنگ نہیں دیا جا سکتا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ اس بات کو بہت زیادہ جماعت کے لٹریچر اور اشاعت کے ذرائع میں اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ ہیں۔ کیونکہ لوگ آپؑ کو نبی کہنے سے جھجکتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ افرادِ جماعت پر بدظنی ہے۔ اس کو عموم کا رنگ نہیں دیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس لکھنے والے کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے حالات کی وجہ سے مداہنت کا مظاہرہ کرتے ہوں۔ لیکن یہ وہ چند لوگ ہیں جن پر دنیاداری غالب آ جاتی ہے۔ وہ مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو نہ کبھی دیکھا ہے، نہ پڑھا ہے۔ بلکہ میرے خطبات بھی نہیں سنتے کیونکہ مَیں تو یہ کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح بات سے بات نکلے اور بات سے بات نکالتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام واضح کروں۔

بہرحال اگر کسی کے دل میں یہ بات ہے تو ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے یہ واضح ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں۔ اور اس

بارہ میں اگر دنیا کے کسی بھی خطے میں رہنے والے شخص کے دل میں، جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے، انقباض ہے تو اُس کو دور کر لینا چاہئے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے اس اقتباس میں فرمایا ہے جو میں نے پڑھا ہے کہ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مگر بغیر کسی شریعت کے اور نبی کریم اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اور آپ کا نام پاکر اور وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی قرآنی پیشگوئی کے مطابق۔

جہاں تک پاکستان کے احمدیوں کا سوال ہے یا انڈونیشیا کے احمدیوں کا سوال ہے اُن کو تو ظلم کی چکی میں پیسا ہی اس لئے جا رہا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی کیوں کہتے ہیں، نبی کیوں سمجھتے ہیں؟ اس لئے سوائے اِکّا دکّا مداہنت اختیار کرنے والے کے عموم کے رنگ میں پاکستانی احمدیوں کے بارہ میں یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہمارے مخالفین تو مبالغہ کرتے ہوئے احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آخری نبی مانتے ہیں۔ حالانکہ کوئی احمدی کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور آخری شرعی نبی ہو سکتا ہے اور آپ سے بڑھ کر کسی کا مقام ہو سکتا ہے۔ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے جو احمدی بیان کرتے ہیں اور جو ہر احمدی کے ایمان کا حصہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ بلند مقام عطا فرمایا ہے اور وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جس کے ماننے والے کو اور جس سے عشق کرنے والے کو اور جس کی حقیقی رنگ میں پیروی کرنے والے کو اور جس کا اُمّتی بننا فخر سمجھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کا مقام عطا فرمایا۔

بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آپ ہی کی پیروی میں نبی اللہ ہیں۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی اللہ نہ مانیں تو پھر ہمارا یہ دعویٰ بھی غلط ہو گا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسلام کا غلبہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعے ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غلبہ کا وعدہ رسول کے ساتھ ہے جیسا کہ اس آیت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کسی مجدد یا کسی مصلح کے ساتھ نہیں ہے۔ اسلام کے آخری زمانہ میں غلبہ کا وعدہ مومنین کی اُس جماعت کے ساتھ ہے جو "وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4)" کی مصداق بننے والی ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو تاکید فرمائی تھی اور یہ نصیحت فرمائی تھی کہ جب مسیح و مہدی کا ظہور ہو تو خواہ برف کی سِلوں پر سے بھی گزر کر جانا پڑے تو جانا اور جا کر میرا سلام پہنچانا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس سے اپنے ایمان کو بھی مضبوط کرو گے اور اسلام کے غلبہ کی جو آخری جنگ لڑی جانے والی ہے، جو تلوار سے نہیں، جو توپ سے نہیں بلکہ دلائل و براہین سے لڑی جانے والی ہے، اُس میں حصہ دار بن کر میری حقیقی پیروی کرنے والے بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔ حقیقی مومن کہلانے والے بن جاؤ گے۔

پس احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر اس لئے ایمان لائے کہ آپ کے ساتھ جُڑ کر ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان میں بھی مزید پختہ ہوں اور اسلام کے غلبہ کے نظارے بھی دیکھیں۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نبی نہیں تو پھر خلافت بھی نہیں۔ کیونکہ خلافت کا اس لئے نبوت کے ساتھ تعلق ہے کہ خلافت نے منہاجِ نبوت پر چلنا ہے۔ آپ علیہ السلام خاتم الخلفاء تھے اور اس خاتم الخلفاء ہونے کی وجہ سے آپ کو نبی کا درجہ ملا اور اس کے بعد پھر آپ کے ذریعہ سے سلسلہ خلافت شروع ہوا۔ پس جماعت احمدیہ کے نظام خلافت کا جو ہر ایک تسلسل ہے اس کا تعلق اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی تسلیم کریں، مانیں اور یقین رکھیں۔

ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اُن کے ایمان کی مضبوطی کے لئے مختلف تفصیلی نصائح فرمائیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ فرمایا کہ:

صرف زبان سے بیعتِ توبہ نہ ہو، بلکہ دل سے اقرار ہو، اور جب یہ ہو گا تو پھر خدا تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے بھی دیکھو گے۔ بیعت کرنے والا چاہتا ہے (اور حقیقت میں کا اُس کی یہ خواہش ہوتی ہے) کہ وہ بیعت کر کے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ اور یہ نظارے آجکل بھی بیعت کرنے والے دیکھتے ہیں۔ روحانیت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ کئی بیعت کرنے والے جو ہیں وہ اپنے خطوط میں یہ ذکر کرتے ہیں بلکہ ایک پاک تبدیلی جو اُن میں پیدا ہوتی ہے، اُسے دوسرے بھی دیکھ کر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ بیوی بچے حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا تھا اور ابھی کیا ہو گیا ہے؟۔ یہ کیا انقلاب ہے جو اس میں پیدا ہوا ہے۔ تو یہ سچی بیعت ہے جو اس قسم کی پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔

پھر ان بیعت کرنے والوں کو آپ نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ کبھی اپنی بیعت کو کسی دنیاوی مقصد سے مشروط نہ کرنا بلکہ اپنے اعمال میں بہتری پیدا کرو اور پھر دیکھو اللہ تعالیٰ بغیر انعام اور اجر کے نہیں چھوڑتا۔ پھر فرمایا کہ بیعت کر کے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ تکالیف آتی ہیں مگر آہستہ آہستہ حقیقی مومن دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں کیونکہ اُس کا وعدہ ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 219 تا 221)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں"۔ فرمایا کہ "نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اُس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو، خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو"۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 221,222)

پس ہمیں ہمیشہ اِن اہم باتوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہ نصائح صرف نئے احمدیوں کے لئے نہیں تھیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا جو آج نئی بیعتیں کرتے ہیں بلکہ ہر احمدی کے لئے ہیں اور جتنا پُرانا احمدی ہو اُس کے ایمان میں زیادہ ترقی ہونی چاہئے۔ اس میں اِن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش اُن سے بڑھ کر ہونی چاہئے جو نئے آنے والے ہیں۔

استغفار کیا ہے؟ اپنے اگلے پچھلے گناہوں سے بخشش طلب کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا تا کہ گناہوں سے بچتا بھی رہے۔ توبہ یہ ہے کہ جن غلط کاموں میں پڑا ہوا ہے اُن سے کراہت کرتے ہوئے اُن سے بچے رہنے کا پکّا اور پختہ اور مصمّم ارادہ کرنا۔ اور پھر اُس ارادے پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کاربند رہنا، اُس پر عمل کرنا کہ کوئی بھی چیز اُس کو اُس سے ہلا نہ سکے۔ پھر دینی علوم کی واقفیت ہے۔ اس میں سب سے پہلے قرآنِ کریم ہے۔ پھر قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا کلام ہے۔ آپ کی کتب ہیں۔ آپ کی مختلف تحریرات و ارشادات ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم کی برتری دنیا پر دلائل و براہین سے ثابت کرتے ہیں، جس کے مقابل پر کوئی اور دین کھڑا نہیں رہ سکتا کیونکہ اسلام ہی آخری، کامل اور مکمل دین ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی عظمت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت مدّنظر رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ یقین اور ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو ہر چیز کو پیدا کرنے والی ہے اور تمام ضروریات کو پورا کرنے والی ہے اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کے کامل علم نے اُس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ ہمارا ربّ ہے۔ زندگی اور موت بھی اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر آن ہمیں دیکھ رہا ہے۔ تو پھر ایک انسان کبھی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے خلاف ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی یہ عظمت دلوں میں قائم ہو جائے گی تو پھر پانچ وقت نمازوں کی طرف بھی خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس بڑھتے ہوئے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے پر یقین پیدا ہوتا چلا جائے گا بلکہ اس میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور نماز کے بارہ میں یہ فرمایا کہ یہ تمام دعاؤں کی کنجی ہے۔ نماز ہی وہ اصل دعا ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ اور بندے کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑتی ہے۔ پس نمازوں کو سنوار کر اور وقت پر پڑھنے کی قرآنی تعلیم بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اُمّت کو خاص طور پر اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اس پر بہت زور دیا ہے۔ پس جب انسان ان باتوں پر عمل کرے گا تو حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر یہ انقلاب تم اپنے اندر پیدا کر لو تو پھر اُس غلبے میں تم بھی حصہ دار بن جاؤ گے جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے مقدر ہے، جس کا مقدر اس سے جُڑا ہوا ہے۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمانا ہے لیکن ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار تو یہ باتیں ہیں۔ اگر تم اِن باتوں کو اختیار کر لو تو غلبے میں تم بھی حصہ دار بن جاؤ گے۔ ورنہ نام کے احمدی تو ہو لیکن عملی احمدی نہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو وہ عملی احمدی بننے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے غلبے کی مہم کا حصہ بنے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بے شمار جگہ پر اس غلبہ کی بشارات دی ہوئی ہیں۔ اور ہر دن جو جماعت پر چڑھتا ہے ہم اِن بشارات کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ جس شدت سے جماعت کی مخالفت کی جا رہی ہے اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو ایک قدم بھی آگے بڑھنا تو دور کی بات ہے، ایک لمحہ بھی زندہ رہنا مشکل ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اس لئے تمام روکوں، تمام مخالفتوں کے باوجود جماعت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو الہامات کے ذریعہ اس ترقی کی بشارتیں دی تھیں جیسا کہ مَیں نے کہا۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارات بالکل حق ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کا مقدر یقیناً غلبہ ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ بشارتیں دیتا ہے تو ماننے والوں پر بھی بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، اُن پر بھی کچھ فرائض لاگو ہوتے ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یقیناً یہ کام خدا تعالیٰ ہی کر رہا ہے۔ اور آج کل اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ایم۔ٹی۔اے کو اس کا بہت بڑا ذریعہ بنایا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا جو یہ پیغام ہے یہ زمین کے کناروں تک پہنچے اور ایم۔ٹی۔اے اس کا حق ادا کر رہا ہے۔ لیکن اگر ہم ایم۔ٹی۔اے کی مشینیں لگا کر آرام سے بیٹھ جائیں، کوئی کام نہ کریں، پروگرام نہ بنیں، کسی قسم کی ریکارڈنگ نہ ہو، جو مختلف تبلیغی پروگرام ہوتے ہیں وہ نہ ہوں تو جو ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے اُس کا استعمال نہ کر کے ہم اپنے آپ کو اس سے محروم کر رہے ہوں گے اور اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا رہے ہوں گے۔ جو لٹریچر حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوۃ والسلام نے مہیا فرمایا ہے اُس سے استفادہ کر کے اگر ہم آگے نہیں پہنچاتے، اُس کو پھیلاتے نہیں تو ہم اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے ہوں گے اور پھر گناہگار بن رہے ہوں گے۔ گو اللہ تعالیٰ نے یہ کام تو کرنے ہیں۔ ہمارے سے نہیں تو کسی اور ذریعے سے کروا دے گا۔ لیکن ہم اگر ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم گناہگار ہیں۔ دنیا میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ نبی یا اُس کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بعد سب کام چھوڑ دیئے ہوں اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ گئے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون اللہ تعالیٰ کا پیارا ہو سکتا ہے؟ لیکن جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے مغلوب ہونے کی بشارت دی تو آپ کے صحابہ کو کوشش بھی کرنی پڑی، قربانیاں بھی دینی پڑیں۔ دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر اُن کو کچلنا چاہا تو دنیا کی نظر میں انہیں بظاہر حقیر لوگوں نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جو ایمان کی دولت سے مالا مال تھے، جو توبہ استغفار کرنے والے تھے، جو نمازوں کو اس خوبصورتی سے ادا کرنے والے تھے کہ اُن پر رَشک آتا تھا، جو اللہ تعالیٰ کی عظمت دلوں میں بٹھائے ہوئے تھے، کوئی دنیاوی شان و شوکت اور بادشاہوں کی جاہ وحشمت اُن کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اُن کی حکومتوں کو پاش پاش کر دیا۔ محنت کی، قربانیاں کیں تو تب یہ کچھ حاصل ہوا۔ یہ یقین اور ایمان تھا جس نے اُن میں یہ ایمانی مضبوطی پیدا کی کہ بیشک دنیاوی جاہ وحشمت اور طاقتیں ان لوگوں کے پاس ہیں، اِن بادشاہوں کے پاس ہیں۔ کثرتِ تعداد اُن کی ہے لیکن یہ ساری چیزیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ ملنا ہے اور ہم نے کوشش کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔ پس ایک پیشگوئی تھی جو پوری ہونی تھی اور ہوئی لیکن اُن کی یہ کوشش تھی کہ اگر ہمارے ہاتھ سے پوری ہو جائے تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ پس یہی حالت آج ہماری ہونی چاہئے۔ ہمیں اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔ اگر ہم ان وعدوں کو پورا کرنے میں اپنی حقیر کوشش شامل کر لیں، اگر ہم اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں تو ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ ہر احمدی کو، ہر کارکن کو اس ذمہ داری کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض پیشگوئیاں بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو واضح ہیں۔ تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا“۔ فرمایا ”یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے، نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی“۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 66)

پس یہ ہے یقین جس کا اظہار آپ نے کیا ہے اور اس یقین پر آپ قائم تھے۔ یہ یقین اس لئے ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے کہہ دیا کہ مَیں یہ کروں گا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ضرور کرے گا۔ اور اسلام کا غلبہ اب صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہو گا اور یقیناً انشاء اللہ ہو گا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کیا اور پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔

1903ء کا یہ اقتباس ہے۔ گو ہندوستان سے باہر اُس وقت جماعت کا تعارف ہو گیا تھا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ جماعت پھیل رہی ہے۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں جماعت کی نمائندگی موجود ہے اور دنیا کے تقریباً ہر ملک میں کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا تعارف پہنچ چکا ہے۔ پس جس خدا نے دنیا میں احمدیت کے ذریعے اسلام کے پیغام کو پہنچایا ہے اور پہنچا رہا ہے وہ اس پیشگوئی کے اگلے حصے کو بھی پورا فرمائے گا۔ کہیں مخالفینِ احمدیت، احمدیت کے پیغام پہنچانے میں وجہ بن رہے ہیں، اور اس مخالفت کی وجہ سے سعید روحوں میں احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ بظاہر تو وہ مخالفتیں کر رہے ہیں تا کہ لوگوں کو احمدیت سے دور ہٹائیں لیکن جو سعید فطرت لوگ ہیں اُن میں اس سے توجہ پیدا ہو رہی ہے اور کہیں احمدیت کا محبت، پیار کا پیغام جو ہے وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ کہیں ہمارے عاجزانہ اور نہایت معمولی خدمتِ خلق کے جو کام ہیں اُس سے لوگوں کی جماعت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور کہیں اللہ تعالیٰ رؤیا و کشوف کے ذریعے لوگوں کو احمدیت سے متعارف کروا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دنیا پہچان رہی ہے۔ پھر جو دلائل جماعت کے پاس ہیں، جو براہِ راست اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں سکھائے ہیں، یہ دلائل اور براہین جب ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے دنیا دیکھتی ہے تو اُن کی توجہ ہوتی ہے۔ دشمنانِ احمدیت بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ لوگ ایم۔ٹی۔اے نہ دیکھیں۔ بلا استثناء آج کل ہر اسلامی ملک میں مولوی اور نام نہاد علماء جو ہیں لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ایم۔ٹی۔اے نہ دیکھو۔ اس سے تمہارے ایمان پر زَد آئے گی۔ تم اُن کے کفر اور دَجل سے نعوذ باللہ متاثر ہو جاؤ گے۔ لیکن جن پر حق کھل گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ غلط ہیں تو دلیل سے ان کو ردّ کرو۔ زبردستی منع کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ تمہارے پاس دلیل نہیں ہے اور اسلامی تعلیم ایسی نہیں کہ جو بغیر عقل اور دلیل کے بات کرے۔

پس یہ ہے شان اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کی کہ آہستہ آہستہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعے اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لا رہا ہے، توحید پر قائم کر رہا ہے۔ پس ہر احمدی کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پورا ہو جائے گا ہمیں کیا ضرورت ہے؟ جتنا بڑا وعدہ ہے، جتنی بڑی خوشخبریاں ہیں اُن میں حصہ دار بننے کے لئے ہماری بھی اُتنی بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں ہمیں خالص ہو کر کوشش کرتے ہوئے حصہ لینا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں ہمیں تمام نفسانی خواہشات اور ترجیحات سے بچتے ہوئے حصہ لینا ہے۔ دعوتِ الی اللہ کے لئے ہم نے اپنی طاقتوں، اپنے علم، اپنی کوششوں کو استعمال کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ حصہ لینا ہے، تبھی ہم اس عظیم مہم اور اُس کی عظیم برکات سے فائدہ اُٹھانے والے بن سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ ایک جگہ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ لَا تَیْئَسُوْا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ رَبِّی، اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ کہ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ناامید مت ہو، ہم نے تجھے خیرِ کثیر دیا ہے۔

(تذکرۃ صفحہ نمبر 440 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس مسلمانوں کی حالت پر یا اسلام کی حالت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جو بے چینی تھی اس کو دُور فرماتے ہوئے یہ تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے ناامید مت ہو۔ ہم نے خیرِ کثیر تجھے دے دیا ہے، تیرے لئے مقدر کر دیا ہے۔ جو خیرِ کثیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا وہ آخرین کو بھی تیرے ذریعہ سے مل رہا ہے اور ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا چشمہ اب پھر تیرے ذریعہ سے جاری ہو گیا ہے۔ پس خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں نے پھر ایک نئی شان سے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اُن کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور جو اِن دروازوں سے خزانے کے حصول کے لئے داخل ہوں گے وہ اپنے آپ کو مالا مال کر لیں گے۔

آج کل مسلمانوں میں جو بے چینی ہے اور دین کی مدد کا بعض میں احساس بھی ہے، بعض سنجیدہ بھی ہیں لیکن رہنمائی نہیں، اُن کو راستہ نظر نہیں آتا اور پھر مایوسی چھا جاتی ہے۔ اور پھر یہ مایوسی بے چینی میں مزید اضافہ کرتے ہوئے غلط طریق پر چلاتی ہے۔ تو ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے اور ہمارے لوگ جو اُن تک پیغام پہنچا سکتے ہیں اُن کو پہنچانا چاہئے کہ یہ کوثر کا چشمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے، اپنے محبوب کے عاشق اور عاشقِ صادق، جسے اس عشق کی وجہ سے اُمّتی نبی ہونے کا مقام ملا ہے کے ذریعے سے پھر جاری فرما دیا ہے۔ پس اگر مایوسی کو ختم کرنا ہے تو اس مسیح و مہدی کی آغوش میں آ کر، اُس سے جُڑ کر اپنی اس مایوسی کو ختم کرو۔ کیونکہ یہی وہ اللہ تعالیٰ کا تائید یافتہ ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ غور کرو اور دیکھو کہ تمام طاقتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز کو دبانے اور ختم کرنے کے لئے متحد ہو گئیں۔ گزشتہ سو سال سے زیادہ عرصہ سے متحد ہیں۔ لیکن کیا اس آواز کو خاموش کیا جا سکا؟ جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے اور بڑی شان کے ساتھ دنیا میں گونج رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ گونجتی چلی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے حق میں زلزلوں کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

دلوں کی اصلاح نہ کرلیں''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 2 ''النداء من وحی السّماء'' صفحہ 638 مطبوعہ ربوہ)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا ہر ملک قدرتی آفات کی لپیٹ میں ہے۔ اگر دنیا اس کو صرف ایک قدرتی عمل سمجھ کر، جو سائنسدانوں کے نزدیک یا دنیاداروں کے نزدیک ہر کچھ عرصہ کے بعد ہوتا ہے، نظرانداز کرتی رہے گی اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توجہ نہیں دے گی تو یہ یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے ساتھ ان آفات اور زلازل کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ آفات دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتی رہیں گی۔ پس دنیا کو ہوشیار کرنے کے لئے ہر احمدی کا بھی کام ہے کہ جہاں وہ اپنی اصلاح اور اپنے ایمان کی پختگی کی طرف توجہ دے وہاں اس پیغام کے پہنچانے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کرے کہ یہ ایک انتہائی اہم کام ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ جہاں جماعت کا تعارف محبت، امن اور پیار کے حوالے سے کروا دیا گیا ہے وہاں اگلا پیغام یہ ہے کہ یہ ہمارے دل کی محبت، پیار اور امن کی آواز ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائیں اور اُس مقصد کی پہچان کرائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تا کہ وہ ان آفات سے محفوظ رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے مقصدِ پیدائش کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ آفات جو ہیں وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے۔ اگر انسان توجہ نہیں کرے گا تو یہ آفات آتی چلی جائیں گی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دنیا کو ہوشیار کرنے کا یہ کام آج ہمارا ہی ہے۔ یہ جماعتِ احمدیہ کا ہی کام ہے۔ کوئی اور اس کو کرنے والا نہیں۔ کیونکہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطا فرما دیا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص قرب اور پیار کا مقام ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ایک الہام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرزندی کا مقام عطا فرمایا۔ فرمایا۔ اِنِّی مَعَکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 569) کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روحانی فرزند ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کرنا ہے اور یہی آپ کے ماننے والوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننا ہے تو تبلیغ کے کام کو پہلے سے بڑھ کر کریں۔ جس شدت اور جس تعداد میں گزشتہ چند سالوں میں دنیا میں آفات آئی ہیں، اس شدت سے اور کوشش سے دنیا کو ہوشیار کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس الہام کے ساتھ جو دوسرا الہام ہے وہ یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 569)

گو یہ حکم اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیا گیا، براہِ راست آپ کا کام تھا اور آپ نے کیا لیکن یہ آپ کے ماننے والوں کا بھی کام ہے۔ ہمارا بھی یہ کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچائیں۔ گو بعض مسلمان ممالک میں احمدیوں پر پابندیاں اور سختیاں ہیں۔ ہم پیغام پہنچا نہیں سکتے، کھلے عام تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نام نہاد علماء لوگوں کو پیغام سننے کے لئے روکیں کھڑی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک ذریعہ بند ہو تو حکمت سے دوسرا ذریعہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک علاقے میں بند ہو، ایک ملک میں بند ہو تو دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے۔ اگر ان ملکوں میں احمدیوں کو براہِ راست تبلیغ کی اجازت نہیں ہے تو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انتظام فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے باوجود تمام روکوں کے تبلیغ کا پیغام پہنچ بھی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ پھر بعض ایسے ممالک ہیں جہاں ایسی کوئی قانونی پابندیاں تو نہیں ہیں لیکن بعض علماء کی طرف سے مخالفتیں ہوتی ہیں لیکن اُن میں سے ہی بعض ایسے سعید فطرت بھی ہیں، ایسے نیک فطرت بھی ہیں جو ہماری مجالس میں آ کر ہمارے پروگرام دیکھ کر احمدیت کی طرف مائل بھی ہو رہے ہیں۔ پھر ایسی جگہوں پر جہاں کوئی قانونی روکیں نہیں اور کچھ لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے مسلمان ملکوں میں خاص طور پر افریقہ میں ہماری کوششیں پہلے سے زیادہ تیز ہونی چاہئیں۔ یہ ہر جگہ کے جماعتی نظام کا کام ہے۔ افریقہ کے بعض ممالک میں امام جو ہیں اپنے ماننے والوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور یہ بھی ایک الٰہی تصرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو پھیر رہا ہے۔ ہماری تو حقیر کوششیں ہوتی ہیں۔ یہ الہام جو ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں، جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔ احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوۃ دو، خون نہ کرو وغیرہ۔ اس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے''۔ یہ حکم جو ہیں یہ حکم تو ہیں لیکن یہ ایسے حکم ہیں جن میں چھپی ہوئی یہ پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ نہیں کریں گے اس لئے حکم دیا کہ کرو۔ خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا کہ ''جیسے یہود کو کہا گیا کہ توریت کو محرف مبدل نہ کرنا۔ یہ بتاتا تھا کہ بعض اُن میں سے کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاحِ شریعت ہے''۔ فرمایا ''دوسرا امر کونی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں، جیسے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ (الانبیاء:70)۔ (کہ ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم علیہ السلام پر)۔ اور وہ پورے طور پر وقوع میں آ گیا''۔ (اسی طرح ہو گیا)۔'' اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اس قسم کا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ روئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اِن میں کوئی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 569,570)

پس اس الہام کی جو وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی ہے یہ ہمیں خوشخبری دیتی ہے کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے کونی امر میں سے ہے۔ یعنی جس کے بارے میں خدا تعالیٰ جب کُنْ کہتا ہے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مَیں کُنْ کہوں تو وہ ہو جاتا ہے) تو وہ ہو جاتی ہے۔ تو یہ وہ امر ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہہ دیا۔ کُنْ کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہا اور فوری ہو جائے گا، جب اعلان ہوا تو ساتھ شروع ہو گیا۔ بلکہ قانونِ قدرت کے تحت جو عرصہ درکار ہے وہ لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت جتنا عرصہ لگنا ہے وہ لگتا ہے۔ لیکن نتیجہ ضرور اس کے حق میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے کُنْ کہنے سے جب بچے کی پیدائش کی بنیاد پڑتی ہے تو ہر جانور یا انسان کو جتنا عرصہ اُس بچے کی پیدائش میں قانونِ قدرت کے مطابق لگنا ہے وہ لگتا ہے۔ یہ نہیں ہوجاتا کہ کُنْ ہوا اور ایک دو دن میں یا دو منٹ میں بچہ پیدا ہو جائے۔ جتنا عرصہ لگنا ہے وہ لگتا ہے اور یہ سب کچھ پراسس (Process) جو ہوتا ہے وہ اللہ کے کُنْ سے ہی ہوتا ہے۔ پس یہاں بھی کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مسلمان دینِ واحد پر جمع ہوں گے، اور وہ پراسس (Process) شروع ہو چکا ہے۔ اور آہستہ آہستہ مسلمانوں میں سے بھی اور مسلمانوں کے ہر فرقے میں سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس پریشانی کی ضرورت نہیں کہ مسلمان ملکوں میں سے بعض ملکوں میں تو ہم احمدیوں سے تیسرے درجہ کے شہریوں کا سلوک کیا جاتا ہے تو اُن میں سے مسلمان ہمارے اندر کس طرح شامل ہوں گے؟ یا اِن ملکوں کے مسلمان کس طرح ہم میں شامل ہوں گے؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے، اس طرح ہوگا اور انشاء اللہ ضرور ہوگا۔ ہمیں بیشک آج تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں، مسلمانوں کی طرف سے ہی تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ انہی میں سے قطراتِ محبت بھی ٹپکیں گے اور انشاء اللہ ہم دیکھیں گے۔ پس جو کمزور طبع لوگ ہیں وہ بھی اس یقین پر اور اس ایمان پر قائم رہیں اور جن میں دنیاداری ہے یا اُن کو دنیاداری نے کچھ حد تک گھیر رکھا ہے وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے غالب آنا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم کہیں بھی، کسی بھی جگہ مداہنت دکھائیں، کمزوری دکھائیں یا شرمائیں یا مخالفین کی مخالفتوں سے پریشان ہوں کہ پتہ نہیں اگر ہم نے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا تو ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ یہ تکلیفیں تو ہوتی ہیں اور ایک مومن تو ایسی تکلیفوں کو سُوئی کی چبھن سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ ان سُوئیاں چبھونے والوں سے خوفزدہ ہو کر ہم اپنے کام بند نہیں کر سکتے، ہم اپنے ایمان کو چھپا نہیں سکتے۔ پاکستان کے احمدیوں کی اکثریت بلکہ ننانوے اعشاریہ نو نو (99.99) فیصد تو مخالفتوں کی شدید آندھیوں کے باوجود ان کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے احمدیوں اور انڈونیشیا کے احمدیوں اور جہاں بھی جماعت کے خلاف مخالفتوں کے طوفان کھڑے کئے جاتے ہیں وہاں کے احمدیوں کی قربانیاں ہی ہیں جو دنیا میں نئے نئے تبلیغی راستے بھی کھول رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن مسلم دنیا بھی اور غیر مسلم دنیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تعلق جوڑ کر ہی امتِ واحدہ کا نظارہ پیش کرے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے

الیس اللہ بکاف عبدہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747

کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر:0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھراپردیش

سب کا منہ بند کر دیں گے‘‘۔ (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 409)

پس یہ زبردست بشارت ہے جو اصل میں اسلام کے دنیا پر غالب آنے سے تعلق رکھتی ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ایمانوں میں مزید پختگی پیدا کرتے چلے جائیں۔ اپنی عبادتوں کو سنوارتے چلے جائیں۔ اپنے تعلق باللہ کو بڑھاتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام ہونا ہے اور ہو رہا ہے اُس میں آپؑ کے مدد و معاون بنتے چلے جائیں تاکہ ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بنتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج نمازِ جمعہ کے بعد مَیں چند جنازے پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ مکرم صاحبزادہ راشد لطیف صاحب راشدی امریکہ کا ہے۔ جن کی 27/اپریل کو لاس انجلیس میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب کے صاحبزادے تھے۔ ابتدائی تعلیم بنّوں میں حاصل کی۔ پھر تعلیم الاسلام کالج لاہور میں پڑھتے رہے۔ پھر افغانستان چلے گئے۔ کچھ عرصہ وہاں رہے۔ جماعت سے نہایت اخلاص کا تعلق تھا۔ ان کے گھر میں آکر احبابِ جماعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ 65ء میں یہ امریکہ چلے گئے۔ وہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پھر امریکہ میں سیٹل (Settle) ہوگئے۔ امریکہ کی سیاٹل (Seattle) جماعت کے صدر بھی رہے۔ کافی عرصہ سے کیلیفورنیا میں رہائش پذیر تھے۔ جماعت کے جلسہ سالانہ میں تقاریر بھی کرتے رہے۔ 2005ء میں قادیان جلسے پر گئے تو وہاں بھی ان کو تقریر کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے کہنے پر تذکرۃ الشہادتین کا ’’دری‘‘ جو افغان کی افغانستان کی زبان ہے۔ اس زبان میں انہوں نے ترجمہ بھی کیا۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

دوسرا جنازہ مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ 4/مئی کو بڑی لمبی علالت کے بعد 42 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1989ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے تھے۔ نو سال تک پاکستان کے مختلف شہروں میں مربی رہے۔ پھر 1998ء میں تنزانیہ چلے گئے۔ آٹھ سال وہاں خدمت انجام دی۔ تنزانیہ میں ان کو کینسر ہوگیا تھا۔ وہاں سے پھر واپس پاکستان آئے۔ علاج ان کا ہوتا رہا اور پھر سواحیلی ڈیسک میں وکالتِ تصنیف میں انہوں نے کام کیا۔ باوجود بیماری کے بڑی جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ بڑی تکلیف دہ بیماری ہے اس تکلیف کا بھی بڑے صبر سے مقابلہ کیا۔ کبھی کوئی ناشکری یا بے صبری کا کلمہ زبان پر نہیں آیا۔ مسکراتے تھے۔ خندہ پیشانی سے ہمیشہ ہر ایک سے بات کرتے رہے۔ یہ موصی تھے۔ آپ کی اہلیہ اور تین بیٹیوں کے علاوہ ان کے والدین بھی ہیں۔ چار بھائی ہیں۔ سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص کے بیٹے، حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی کے بھتیجے ہیں۔

تیسرا جنازہ مظفر احمد صاحب ابن مکرم میاں منور احمد صاحب سید والا شیخوپورہ کا ہے۔ مظفر احمد صاحب، فرزانہ جبین صاحبہ، عزیزہ امۃ النور صاحبہ، عزیزم ولید احمد، عزیزم تصور احمد۔ یہ پوری فیملی ہے جو موٹر سائیکل پر فیصل آباد سے چنیوٹ آ رہے تھے۔ راستے میں ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو پوری فیملی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ چھ سال، چار سال، دو سال کے ان کے تین بچے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں شعبان احمد صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے قادیان جا کر خواب کے ذریعہ سے احمدیت قبول کی تھی۔ مظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ نگران حلقہ اور سیکرٹری نو مبائعین کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل سیکرٹری تحریکِ جدید اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور ناظم اطفال کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ انتہائی صاف گو، انصاف پسند اور مخلص انسان تھے۔ سید والا کی مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی تو اُس وقت بھی آپ نے اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں بڑا کردار ادا کیا کیونکہ کافی پابندیاں رہتی ہیں اور احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ اس مسجد کو پھر بعد میں، 2001ء میں شہید بھی کیا گیا۔ آپ کچھ عرصہ اسیرِ راہِ مولیٰ بھی رہے ہیں۔ موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں دو بہنیں اور چار بھائی ہیں۔ اسی طرح اہلیہ کے پسماندگان میں والد ہیں شیخ فضل کریم صاحب (لاہور) اور چھ بہنیں اور چار بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ۞۞

هفت روزہ بدر کے نئے مینیجر مکرم مولوی ایوب احمد ساجد صاحب مقرر ہوئے ہیں

رابطہ کی تفصیل: 09876376441

تحریک یتامیٰ فنڈ

’’یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا‘‘

(حدیث نبوی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ’’یہ یتیموں کے بارہ میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانہ کس طرح......؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو اُنہیں لاوارث سمجھ کر اُن کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ اُنہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو اُن کے بھی جائزے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر جس تعلیمی میدان میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اُن کے حصول کیلئے ان کو بھرپور امداد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے اُس کیلئے تعلیمی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے۔ اور اس کے لئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اُجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اس کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں اُس کے مطابق اُس کیلئے موقعہ مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۲۰۱۰ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔ حضور انور نے اس تحریک کا اعادہ فرماتے ہوئے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۹ء میں کیا تھا فرمایا کہ بیرونی ملک والے پاکستانی احمدیوں کے علاوہ باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حسب توفیق اس بابرکت تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔ دفتر محاسب میں اس غرض کیلئے یتامیٰ فنڈ کے نام سے امانت کھولی جا چکی ہے۔ جملہ مخیّر احباب خصوصاً، باقی احباب جماعت عموماً بچوں اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے موقعہ پر خصوصی طور پر تحریک یتامیٰ فنڈ میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

صدقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کرسکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُسمیں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔‘‘

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہی بھلے کیلئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ خطاب حضور انور جلسہ سالانہ لندن 2010 از صفحہ 2

کران میں تنفّر پیدا کیا جائے۔

اس حوالے سے مَیں آج حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی مختلف کتب میں اپنی صداقت کے جو ثبوت دیئے ہیں وہ چند ایک حوالے آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جن سے ہر صاحب عقل اور صاحب فراست جو صاف دل ہو کر ان کو دیکھے گا، سنے گا، پڑھے گا اسے پتہ چل جائے گا کہ کس طرح آپ نے اپنی صداقت کے ثبوت مہیا فرمائے ہیں اور قرآن حدیث، زمینی اور آسمانی نشانات اور ائمہ سلف نے آپ کے دعویٰ کی تصدیق کی ہے اور تائیدات کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور اللہ تعالیٰ سعید روحوں کی رہنمائی کرتا چلا جارہا ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی باتوں کو غور سے سنیں، سمجھیں اور پرکھیں۔ نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اپنے ایمان اور اپنی عاقبت کو خراب کرنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے مددگار بنیں۔ آپ نے اپنی صداقت کے بیشمار ثبوت مہیا فرمائے ہیں اور آپ کی کتب اگر سیاق وسباق کے ساتھ پڑھی جائیں یعنی مکمل پڑھی جائیں یا کم از کم حوالے کو سیاق وسباق کے ساتھ پڑھا جائے تو ہر پڑھنے والے کو جو ثبوت ہیں ان کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ نظر آئے گا۔ یہاں یہ تفصیل تو بیان نہیں ہوسکتی لیکن چند حوالے میں نے لیے ہیں، جیسا کے میں نے کہا، جو آپ کی صداقت کی خوبصورت تصویر پیش کرتے ہیں اور ان کو ترتیب دیتے ہوئے مجھے ہوسکتا ہے کہ وقت زیادہ لگ جائے کیونکہ میں نے حوالے جو نکالے تھے ان میں سے کافی نکالنے کے باوجود بھی کافی مواد ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِیُظْھِرَہٗ عَلَى الدِّیْنِ کُلِّہٖ (الصّف:10) کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص رکھا ہے۔ اس لیے کہ اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو۔ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ہوچکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے یہی وجہ ہے کہ لِیُظْھِرَہٗ عَلَى الدِّیْنِ کُلِّہٖ (الصّف:10) اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسّرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہو سکتا ہے جب کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولیتیں میسر آئی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ ڈاکخانوں کے ذریعہ سے کُل دنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام دنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سفر آسان کر دیئے گئے ہیں۔ غرض جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہارِ دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لیے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے لِیُظْھِرَہٗ عَلَى الدِّیْنِ کُلِّہٖ کہہ کر فرمائی تھی یہ وہی زمانہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ:4) کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔ اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہ کی پھر قائم ہوئی ہے اتمام نعمت کا وقت آ پہنچا ہے لیکن تھوڑے ہیں جو اس سے آگاہ ہیں اور بہت ہیں جو ہنسی کرتے اور ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ مگر وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تجلّی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دے گا کہ اس کا نذیر سچا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 134، 135 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ’’احادیث نبویہ میں صراحت سے لکھا گیا ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا۔ جیسا کے موسیٰ کے سلسلہ کا مسیح اسی قوم میں سے تھا نہ کہ آسمان سے آیا تھا۔ پس اس تفریط اور افراط کو دور کرنے کے لیے خدا نے یہ سلسلہ زمین پر قائم کیا جو بباعث اپنے سچائی اور خوبصورتی اور اعتدال کے ہر ایک اہل دل کو پسند آتا ہے۔ غرض یہ پیشگوئی کے ایک گروہ پرانے مسلمانوں میں سے اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگا اور ایک گروہ نئے مسلمانوں میں سے یعنی یورپ اور امریکہ اور دیگر کفار کی قوموں میں سے اس سلسلہ کے اندر اپنے تئیں لائے گا پچیس برس بعد اس زمانہ سے کہ جب خبر دی گئی پوری ہوئی‘‘۔ جب آپ لکھ رہے ہیں اس کے پچیس برس بعد لکھ رہے ہیں۔ فرمارہے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں عربی زبان میں اس پیشگوئی کے یہ لفظ ہیں جو وحی الٰہی نے میرے پر ظاہر کیے جو براہین احمدیہ میں حصص سابقہ میں آج سے پچیس برس پہلے شائع ہو چکے ہیں ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ یعنی اس سلسلہ میں داخل ہونے والے دو فریق ہوں گے۔ ایک پرانے مسلمان جن کا نام اوّلین رکھا گیا جو اَب تک‘‘ (اس وقت تک جب آپ نے یہ لکھا تھا۔ فرمایا کہ) ’’تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں‘‘ (اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں میں داخل ہو چکے ہیں) ’’اور دوسرے نئے مسلمان جو دوسری قوموں میں سے اسلام میں داخل ہوں گے یعنی ہندوؤں اور سکھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے اور وہ بھی ایک گروہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں۔ اسی زمانہ کے بارے میں جو میرا زمانہ ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں خبر دیتا ہے جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ آخری دنوں میں طرح طرح کے مذاہب پیدا ہو جائیں گے اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر حملہ کرے گا جیسا کہ ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے۔ یعنی تعصب بہت بڑھ جائے گا اور لوگ طلب حق کو چھوڑ کر خواہ نخواہ اپنے مذاہب کی حمایت کریں گے اور کینے اور تعصب ایسے حد اعتدال سے گزر جائیں گے کہ ایک قوم دوسری قوم کو نگل لینا چاہے گی۔ تب انہیں دنوں میں آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لیے ایک قرنا بجائے گا اور اس قرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچا آئے گا۔ بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں جو دوزخ کے بھرنے کے لیے پیدا کیے گے ہیں‘‘

آپ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف کے اس میں الفاظ یہ ہیں وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا (الکھف:100) اور یہ بات کہ وہ نفخ کیا ہوگا؟ اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس کی تفصیل وقتاً فوقتاً خود ظاہر ہوتی جائے گی۔ مجملاً صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ استعدادوں کو جنبش دینے کے لیے کچھ آسمانی کارروائی ظہور میں آئے گی اور ہولناک نشان ظاہر ہوں گے۔ تب سعید لوگ جاگ اٹھیں گے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ کیا یہ وہی زمانہ نہیں جو قریب قیامت ہے جس کی نبیوں نے خبر دی ہے۔ اور کیا یہ وہی انسان نہیں جس کی نسبت اطلاع دی گئی تھی کہ اس اُمّت میں سے وہ مسیح ہو کر آئے گا جو عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ تب جس کے دل میں ایک ذرا بھی سعادت اور رُشد کا مادہ ہے خدا تعالیٰ کے غضبناک نشانوں کو دیکھ کر ڈرے گا اور طاقت بالا اس کو کھینچ کر حق کی طرف لے آئے گی۔ اور اس کے تمام تعصّب اور کینے یوں جل جائیں گے جیسا کہ ایک خشک تنکا بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑ کر بھسم ہو جاتا ہے۔ غرض اس وقت ہر ایک رشید خدا کی آواز سن لے گا اور اس کی طرف کھینچا جائے گا اور دیکھ لے گا کہ اب زمین اور آسمان دوسرے رنگ میں ہیں‘‘۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 108، 109)

پھر آپ براہین احمدیہ کا ایک جگہ حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گزر گئے اور وہ یہ ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ یعنی ان مخالفین کو کہہ دے کہ مَیں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افتراء اور دروغ نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ تو پھر جو شخص اس مدّت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افتراء اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگا‘‘۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 283)

اپنے بعض الہاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’ان الہامات میں چار عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر ہے (1) ایک یہ کہ خدا تعالیٰ ایسے وقت مَیں کہ جب میں اکیلا تھا اور کوئی میرے ساتھ نہ تھا اُس زمانہ میں جس کو اب قریباً تئیس سال گزر چکے ہیں مجھے خوشخبری دیتا ہے کہ تو اکیلا نہیں رہے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ تیرے ساتھ فوج در فوج لوگ ہو جائیں اور وہ دور دور راہوں سے تیرے پاس آئیں گے اور اس قدر کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے کہ تو ان سے تھک جائے یا بد اخلاقی کرے۔ مگر تو ایسا نہ کر (2) دوسری یہ پیشگوئی ہے کہ ان لوگوں سے بہت سی مالی مدد ملے گی۔ ان پیشگوئیوں کے بارے میں ایک دنیا گواہ ہے کہ جب یہ پیشگوئیاں براہین احمدیہ میں لکھی گئیں تب مَیں ایک تنہا آدمی گمنامی کی حالت میں قادیان میں جو ایک ویران گاؤں ہے پڑا تھا۔ مگر بعد اس کے ابھی دس برس گزرنے نہیں پائے تھے کہ خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق لوگوں کا رجوع ہو گیا اور اپنے مالوں کے ذریعہ سے لوگ مدد بھی کرنے لگے......‘‘

فرمایا: ’’تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو معدوم کر دیں اور اس نور کو بجھا دیں مگر وہ اس کوشش میں نامراد رہیں گے۔ اب اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی اختیار کرے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ ورنہ یہ تینوں پیشگوئیاں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے زمانے میں جب کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں پڑا ہے اور تنہا اور بے کس ہے اور کوئی ایسی علامت موجود نہیں ہے کہ وہ لاکھوں انسانوں کا سردار بنایا جائے اور نہ کوئی یہ علامت موجود ہے کہ لوگ ہزار ہا روپے اس کی خدمت میں پیش کریں۔ پھر ایسی حالت میں ایسے شخص کی نسبت اس قدر اقبال اور نصرت الٰہی کی پیشگوئی اگر صرف عقل اور اٹکل کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے تو منکر کو چاہیے کہ نام لے کر اس کی نظیر پیش کرے۔ بالخصوص جب کہ ان دونوں پیشگوئیوں کو اس تیسری پیشگوئی کے ساتھ ہی رکھا جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بہت کوشش کریں گے کہ یہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوں لیکن خدا پوری کرے گا۔ تو بالضرورت ان تینوں پیشگوئیوں کو یکجائی نظر کے ساتھ دیکھنے سے ماننا پڑے گا کہ یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ انسان تو یہ دعویٰ بھی نہیں کرسکتا کہ اتنی مدّت تک زندہ بھی رہ سکے۔ پھر چوتھی پیشگوئی ان الہامات میں یہ ہے کہ ان دنوں میں اس سلسلے کے دو مرید شہید کیے جائیں گے‘‘

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 191-192)

چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کا ذکر کیا ہے کہ وہ امیر عبدالرحمٰن والی کابل کے حکم سے شہید کیے گئے اور

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کیے گئے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ فکر کہ یہ دو شہید ہوئے ہیں آئندہ جماعت کا کیا حال ہوگا اس کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کس شان سے پوری ہوتی جارہی ہے اور آج تک شہداء احمدیت کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ان پیشگوئیوں کو اگر آپ دیکھیں آج جماعت کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ اگر کسی کی دیکھنے کی نظر ہو تو یہی بہت بڑا صداقت کا ثبوت ہے۔ کل ہی ہم نے دیکھا ہے جو رپورٹ میں نے دی تھی اور آج ہم نے عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا ہے۔ یہی بات ہی منکرین جماعت کے لیے ایک صداقت کا ثبوت ہونی چاہیے۔ دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ ایک چھوٹی سی جگہ قادیان سے ایک شخص کا دعویٰ ہے۔ کیا خدائی مدد کے علاوہ یہ کام ہوسکتا ہے؟ قطعاً نہیں ہوسکتا۔ مخالفت بھی ہر جگہ ہورہی ہے۔ حکومتوں کی مخالفتیں بھی جاری ہیں۔ تشدد پسند گروہوں کی مخالفتیں بھی جاری ہیں۔ کیا اب بھی یقین نہیں کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے۔ ان لوگوں کو خدا کا خوف کرنا چاہیے خدا سے جنگ نہ کریں کہ خدا سے لڑنے والے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ پس ہم نے تو اگر کوئی ہتھیار ان سارے حملوں کے خلاف استعمال کرنا ہے، ان ساری تدبیروں کے خلاف استعمال کرنا ہے تو وہ دعا کا ہتھیار ہے اور جب تک ہم یہ ہتھیار استعمال کرتے چلے جائیں گے انشاء اللہ کوئی دشمن، کوئی طاقت جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”اور ہزار ہا ایسے لوگ ہیں کہ محض خوابوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے میرا سچا ہونا ان پر ظاہر کر دیا۔ غرض یہ نشان اس قدر کھلے کھلے ہیں کہ اگر ان کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کو بجز ماننے کے بَن نہیں پڑتا۔“ (لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 194)

آج بھی ہم دیکھتے ہیں اور ہر سال دیکھتے ہیں کہ خوابوں کے ذریعہ سے بے شمار لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ کل میں نے چند واقعات بیان کیے تھے ایک دو اس زمانے میں بھی بیان کر دیتا ہوں کہ آج کل بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہیں۔

الجزائر کی ایک فیملی نے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے ایک چودہ سالہ بچے کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ اور جب میں اٹلی گیا ہوں وہاں مجھے یہ فیملی ملی بھی تھی۔ انہوں نے اپنے بچے کی خواب سنائی کہ ان کے بیٹے کو کینسر تھا۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر رہے ہیں۔ تب دوسرے دن اس نے اپنے والد صاحب کو بتایا پر انہوں نے اس کی بات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ کچھ ہی دن بعد وہ ڈش انٹینا پر ٹی وی دیکھ رہا تھا ریموٹ سے چینل تبدیل کر رہا تھا اچانک ایم ٹی اے نظر آیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھتے ہی بچے نے کہا یہ تو وہی شکل ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ تب اس کے والد نے کہا کہ اس کو دیکھنا چاہیے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے عربی پروگرام دیکھنا شروع کیا اور پھر سارے خاندان نے بیعت کرلی اور اس بچے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس سارے خاندان کی ہدایت کا ذریعہ پیدا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بچے کو کینسر سے شفا بھی ہوگئی۔

پھر شبان تہامی صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ماہ اگست میں نماز تہجد کے بعد نماز فجر کا انتظار کر رہا تھا کہ نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک منادی بلند مگر خوبصورت اور میٹھی آواز میں کہہ رہا تھا اے اللہ کے بندو، اٹھو اور نبی کا استقبال کرو۔ اس وقت میں نے پاکستانی کپڑوں سے ملتے جلتے اچھے کپڑے پہنے تھے جو میں نے پہلے کبھی نہیں پہنے تھے۔ کہتے ہیں اس وقت خواب میں باہر نکلا تو دائیں بائیں حد نظر تک پھیلا ہوا ہجوم دیکھا جہاں لوگ قطاروں میں کھڑے تھے۔ ان میں سبز لباس پہنے ہوئے بچے بھی تھے۔ آسمان کا رنگ اس قدر نیلا تھا کہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بہت سے ایسے پرندے بھی دیکھے جو پہلے نہ دیکھے تھے۔ ان کی چونچیں لمبی تھیں۔ وہ ہمارے اوپر اڑ تے تھے۔ چونچوں سے پانی کے قطرے ہم پر گرتے تھے جن سے پیاسے اپنی پیاس اور بھوکے اپنی بھوک مٹاتے۔ ہم ایسے راستے پر چل رہے تھے جس کے آخر پر خانہ کعبہ تھا جس پر نیا غلاف چڑھایا گیا تھا اور چاند بھی اس پر اپنی خوبصورت روشنی ڈال رہا تھا۔ قافلہ کے شروع میں ایک شخص اونٹنی پر سوار تھا جس کے ہاتھ میں سوٹی اور کندھوں پر چادر رکھی تھی۔ اونٹنی کے پیچھے گھوڑوں کی ایک قطار تھی جن پر خوبرو لوگ تھے جن میں سے صرف ایک شخص کو پہچان سکا جو کہ خلیفہ رابع تھے۔ اونٹنی سوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جنہیں سب لوگ پہچان رہے تھے اور حضور کو ہاتھ ہلا کر سلام کر رہے تھے۔ بعض کہہ رہے تھے کہ یہ موسیٰؑ ہیں اور ان کا عصا موسیٰ یا حضرت شعیب کے عصا جیسا ہے۔ بعض نے کہا کہ عیسیٰ ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور ظل ہوں۔ تب مختلف جہات سے لا الٰہ الا اللہ اور بعض دیگر آیات قرآنیہ پر مشتمل نعرے بلند ہونے لگے یہاں تک کہ خود میں نے اپنی آواز سوتے میں سنی بلکہ اپنی آواز سن کر اٹھ گیا۔

پھر احمد باکیر صاحب لکھتے ہیں کہ میں بچپن میں ایک امام مسجد سے قرآن کریم حفظ کیا کرتا تھا۔ لیکن جب اس امام صاحب میں جھوٹ اور نفاق دیکھا تو اس کے پاس جانا چھوڑ دیا بلکہ مسجد اور نماز بھی چھوڑ دی۔ بعد میں ایک دوست باسل الحیمی صاحب کی تحریک پر میں نے دوبارہ نمازیں شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف کا دروازہ کھول دیا۔ ایک رات خواب میں کہا گیا کہ مجھے محلّے کی مسجد میں جانے کی بجائے گھر پر نماز پڑھنی چاہیے۔ ہم بعض دوست مل کر نماز پڑھنے لگے اور نمازوں کی لذت حاصل ہونے لگی۔ پھر جب جماعت سے تعارف ہوا تو اس بارے میں استخارہ کیا تو ایک بار خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن دی۔ اس کو پڑھنے سے مجھے شرح صدر حاصل ہوا۔ پھر ایک بار کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے تو ایک وہابی مولوی آپ پر اعتراض کرنے لگا۔ آپ مسکراتے رہے۔ پھر آواز آئی کہ اس مولوی کو دور کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ مولوی غائب ہوگیا۔ اس کشف کے بعد میرے تمام شکوک وشبہات دور ہوگئے اور بیعت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ”کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانہ کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا ہے یا نہیں۔ جب یہ تمام باتیں پوری ہوجائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔

اب صاف ظاہر ہے کہ زمانہ اپنی زبان حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اس وقت اسلامی تفرقہ کے دور کرنے کے لیے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لیے اور دنیا میں گمشدہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑھوں کو پانی دیوے.............“۔

اور یہ بات آج کل کے مسلمان بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ اخباروں میں بھی لکھ رہے ہیں، کالموں میں بھی لکھ رہے ہیں اور میٹنگوں میں بھی کہا جاتا ہے کہ ہمیں اگر ایک ہونا ہے، اسلام کی ترقی ہونی ہے تو ہمیں خلافت کی ضرورت ہے۔ ایک مصلح کی ضرورت ہے لیکن جو مصلح اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔

فرمایا: ”............اور اس طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی اور راستی کی طرف رجوع دیوے۔ سو عین ضرورت کے وقت میں میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ مَیں خیال نہیں کرسکتا کہ بجز سخت متعصب کے کوئی اس سے انکار کرسکے۔

اور دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہوگئی ہے۔ کیونکہ نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہوگا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ جو قمری حساب کے رُو سے چھٹا ہزار جو حضرت آدمؑ کے ظہور کے وقت سے لیا جاتا ہے مدت ہوئی جو ختم ہوچکا ہے اور شمسی حساب کے رو سے چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہے۔ ماسوا اس کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اب اس چودھویں صدی میں سے اکیس سال گزر رہی چکے ہیں اور بائیسواں گزر رہا ہے۔ اب کیا یہ اس بات کا نشان نہیں کہ وہ مجدد آ گیا۔

اور تیسری شرط یہ تھی کہ کیا خدا نے اس کی تائید بھی کی ہے یا نہیں۔ سو اس شرط کا مجھ میں پایا جانا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اس ملک کی ہر ایک قوم کے بعض دشمنوں نے مجھے نابود کرنا چاہا اور ناخنوں تک زور لگایا اور بہت کوششیں کیں لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے۔ کسی قوم کو یہ فخر نصیب نہ ہوا کہ وہ کہہ سکے کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس شخص کے تباہ کرنے کے لیے کسی قسم کی کوششیں نہیں کیں اور ان کی کوششوں کے برخلاف خدا نے مجھے عزت دی اور ہزار ہا لوگوں کو میرے تابع کر دیا۔ پس اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھا۔ کس کو معلوم نہیں کہ سب قوموں نے اپنے اپنے طور پر زور لگائے کہ تا مجھے نابود کر دیں مگر میں ان کی کوششوں سے نابود نہ ہوسکا۔ بلکہ مَیں دن بدن بڑھتا گیا............“۔ اور آج آپ لوگوں کی حاضری اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً خدا کے فرستادہ اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ”............پس اگر خدا کا ایک پوشیدہ ہاتھ میرے ساتھ نہ ہوتا اور اگر میرا کاروبار محض انسانی منصوبہ ہوتا تو ان مختلف تیروں میں سے کسی تیر کا مَیں ضرور نشانہ بن جاتا اور کبھی کا تباہ ہوا ہوتا۔ اور آج میری قبر کا بھی نشان نہ ہوتا۔ کیونکہ جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اُس کے مارنے کے لیے کئی راہیں نکل آتی ہیں۔ وجہ یہ کہ خدا خود اس کا دشمن ہوتا ہے۔ مگر خدا نے ان لوگوں کے تمام منصوبوں سے مجھے بچا لیا جیسا کہ اس نے چوبیس برس پہلے خبر دی تھی۔ ماسوا اس کے یہ کیسی کھلی کھلی تائید ہے کہ خدا نے میری تنہائی اور گمنامی کے زمانہ میں کھلے لفظوں میں براہین احمدیہ میں مجھے خبر دے دی کہ میں تجھے مدد دوں گا اور ایک کثیر جماعت تیرے ساتھ کر دوں گا اور مزاحمت کرنے والوں کو نامراد رکھوں گا۔ پس ایک صاف دل لے کر سوچو کہ یہ کس قدر نمایاں تائید ہے اور کیسا کھلا کھلا نشان ہے۔ کیا آسمان کے نیچے ایسی قدرت کسی انسان کو ہے یا کسی شیطان کو کہ ایک گمنامی کے وقت میں ایسی خبر دے اور وہ پوری ہوجاوے اور ہزاروں دشمن اٹھیں مگر کوئی اس خبر کو روک نہ سکے۔

پھر چوتھی یہ شرط تھی کہ مخالفوں نے جو اعتراض اٹھائے ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا یا نہیں۔ یہ شرط بھی صفائی سے طے ہوچکی کیونکہ مخالفوں کا ایک بڑا اعتراض یہ تھا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ پس ان کو جواب دیا گیا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہوچکے ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں ہرگز نہیں آئیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ انہیں کی زبان سے فرماتا ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ:118) پہلی آیتوں کو ساتھ ملا کر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کو حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا اور ہماری پرستش کرنا۔ اور وہ جواب دیں گے کہ اے میرے خدا! اگر میں نے ایسا کہا ہے تو تجھے معلوم ہوگا کیونکہ تو عالم

الغیب ہے۔ میں نے تو وہی باتیں ان کو کہیں جو تو نے مجھے فرمائیں۔یعنی یہ کہ خدا کو وحدہ لاشریک اور مجھے اس کا رسول مانو۔میں اُس وقت تک اُن کے حالات کا علم رکھتا تھا جب تک کہ میں اُن میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ان پر گواہ تھا۔ مجھے کیا خبر ہے کہ میرے بعد انہوں نے کیا کیا۔اب ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ جواب دیں گے کہ جب تک میں زندہ تھا عیسائی لوگ بگڑے نہیں تھے اور جب مَیں مرگیا تو مجھے خبر نہیں کہ ان کا کیا حال ہوا۔پس اگر مان لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ عیسائی بھی اب تک بگڑے نہیں اور سچے مذہب پر قائم ہیں۔ پھر ماسوا اس کے اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی وفات کے بعد اپنی بے خبری ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے میرے خدا! جب تو نے مجھے وفات دے دی اس وقت سے مجھے اپنی امت کا کچھ حال معلوم نہیں۔پس اگر یہ بات صحیح مانی جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور مہدی کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑائیاں کریں گے تو نعوذ باللہ قرآن شریف کی یہ آیت غلط ٹھہرتی ہے اور یا یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولیں گے اور اس بات کو چھپائیں گے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے تھے اور چالیس برس تک رہے تھے اور مہدی کے ساتھ مل کر عیسائیوں سے لڑائیاں کی تھیں۔پس اگر کوئی قرآن شریف پر ایمان لانے والا ہو تو فقط اس ایک ہی آیت سے تمام وہ منصوبہ باطل ثابت ہوتا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مہدی خونی پیدا ہوگا اور عیسیٰ اس کی مدد کے لیے آسمان سے آئے گا۔ بلاشبہ وہ شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔ پھر جب ہمارے مخالف ہر ایک بات میں مغلوب ہو جاتے ہیں تو آخر کار یہ کہتے ہیں کہ بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں جیسے کہ آتھم کی پیشگوئی۔مَیں کہتا ہوں کہ اب آتھم کہاں ہے؟ اس پیشگوئی کا تو ماحصل یہ تھا کہ جو شخص جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی وفات پا جائے گا۔سو آتھم وفات پا گیا اور مَیں اب تک زندہ ہوں‘‘۔

(لیکچر لاہور۔روحانی خزائن۔جلد نمبر 20۔صفحہ نمبر 194 تا 197)

نشان کے بارہ میں فرمایا: کہ’’ نشان خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ وَلَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (الحاقۃ:45۔47)۔یعنی اگر یہ نبی ہمارے پر افترا کرتا تو ہم اس کو دہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر اس کی وہ رگ کاٹ دیتے جو جان کی رگ ہے۔ یہ آیت اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کے معنوں میں عموم ہے۔جیسا کے تمام قرآن شریف میں بھی محاورہ ہے کہ بظاہر اکثر امر ونہی کے مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں لیکن ان احکام میں دوسرے بھی شریک ہوتے ہیں یا وہ احکام دوسروں کے لیے ہی ہوتے ہیں۔جیسا کے یہ آیت فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (بنی اسرائیل:24) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں ان سے نہ کر جن میں ان کی بزرگی کا لحاظ نہ ہو۔اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام امت کی طرف ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تُو اپنے والدین کی عزّت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ،تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہیے......‘‘۔

فرمایا کہ:’’............آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو فرمایا کہ اگر وہ ہمارے پر کچھ افترا کرتا تو ہم اس کو ہلاک کر دیتے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ غیرت اپنی ظاہر کرتا ہے کہ آپ اگر مفتری ہوتے تو آپ کو ہلاک کر دیتا مگر دوسروں کی نسبت یہ غیرت نہیں ہے اور دوسرے خواہ کیسا ہی خدا پر افتراء کریں اور جھوٹے الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کر دیا کریں ان کی نسبت خدا کی غیرت جوش نہیں مارتی۔ یہ خیال جیسا کہ غیر معقول ہے ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں کے برخلاف بھی ہے اور اب تک توریت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ جو شخص خدا پر افترا کرے گا اور جھوٹا دعویٰ نبوت کا کرے گا وہ ہلاک کیا جاوے گا۔علاوہ اس کے قدیم سے علماء اسلام آیت لَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا کو عیسائیوں اور یہودیوں کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لیے بطور دلیل پیش کرتے رہے ہیں۔اور ظاہر ہے کہ جب تک کسی بات میں عموم نہ ہو وہ دلیل کا کام نہیں دے سکتی۔ بھلا یہ کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر افترا کرتے تو ہلاک کیے جاتے اور تمام کام بگڑ جاتا لیکن اگر کوئی دوسرا افترا کرے تو خدا ناراض نہیں ہوتا بلکہ اُس سے پیار کرتا ہے اور اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ مہلت دیتا ہے اور اس کی نصرت اور تائید کرتا ہے۔اس کا نام تو دلیل نہیں رکھنا چاہیے بلکہ یہ تو ایک دعویٰ ہے کہ جو خود دلیل کا محتاج ہے۔افسوس میری عداوت کے لیے ان لوگوں کی کہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے نشانوں پر بھی حملے کرنے لگے۔ چونکہ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ میرے اس دعویٰ وحی اور الہام پر پچیس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں......‘‘۔فرمایا کہ’’ اور ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایّام دعوت کا سلسلہ ہے اس لیے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنے والا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف وکرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مدت دراز میں ہر ایک دن میرے لیے ترقی کا دن تھا اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لیے اٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔اگر اس مدت اور اس تائید و نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر رہے تو پیش کرو ورنہ بموجب آیت لَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا یہ نشان بھی ثابت ہو گیا اور تم اس سے پوچھے جاؤ گے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 213 تا 215)

اور یہ سلوک آج تک آپ کی جماعت سے ہو رہا ہے۔جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا جو سعید فطرت لوگ ہیں وہ خوابیں دیکھ کر جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور ہر سال ہو رہے ہیں اور ان کی ایک بڑی تعداد ہے جو خوابیں دیکھ کر شامل ہوئی ہے۔ان کو تو خدا تعالیٰ کی طرف سے منذر خوابیں آنی چاہیے تھیں کہ جس مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کہ لیے تم استخارے کر رہے ہو،اس کی جماعت میں شامل ہونے کے لیے خدا سے رہنمائی طلب کر رہے ہو تو ہوشیار ہو جاؤ یہ تو جھوٹا ہے ہم نے تو (نعوذ باللہ) اسے ذلیل و رسوا کرنا ہے بلکہ کر دیا ہے۔آج دشمن ایک ہو کر جماعت کو ختم کرنے کی کس قدر کوشش کر رہے ہیں اَور یہ سازشیں جیسا کہ میں نے کہا اور ملکوں میں بھی پھیل رہی ہیں۔ چند ملکوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ بین الاقوامی ہو چکی ہیں۔اگر یہ امام مہدی اور مسیح موعود خدا کی طرف سے نہ آیا ہوتا تو وَلَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا کا نشان پورا ہوتا۔پس یہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے جو کسی انسان کی کوششوں سے ختم نہیں ہو سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپؐ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے۔اور اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر آئیں گے تو شان نبوت تو ان سے منقطع نہیں ہو گی گو اُمتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں............‘‘۔

حاشیہ میں فرمایا:’’ چونکہ حدیثوں میں آنے والے مسیح موعود کو اُمّتی لکھا ہے کیونکہ درحقیقت وہ اُمّتی ہے۔ اس لیے نادان علماء کو دھوکہ لگا اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمّتی ٹھہرا دیا حالانکہ ہمارے دعویٰ پر یہ ایک نشان تھا کہ مسیح موعود امت میں سے ہوگا‘‘۔

فرمایا:’’............مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہوں گے۔اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہوں گے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی دنیا میں آ گیا اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا استخفاف اور نصّ صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفی عام ہے۔پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحیٔ نبوت کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلا شبہ نبوت کی وحی ہوگی۔افسوس یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ مسلم اور بخاری میں‘‘ (جو حدیث کی دو کتابیں ہیں) ’’فقرہ اِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ اور اَمَّكُمْ مِنْكُمْ صاف موجود ہے۔یہ جواب سوال مقدر کا ہے۔یعنی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مسیح ابن مریم حَکم عدل ہو کر آئے گا تو بعض لوگوں کو یہ وسوسہ دامنگیر ہو سکتا تھا کہ پھر ختم نبوت کیوں کر رہے گا۔اس کے جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ وہ تم میں سے ایک اُمّتی ہوگا اور بروز کے طور پر مسیح بھی کہلائے گا‘‘۔

فرمایا کہ:’’ اگر حدیث میں یہ مقصود ہوتا کہ عیسیٰ باوجود نبی ہونے کے پھر اُمّتی بن جائے گا تو حدیث کے لفظ یوں ہونے چاہئیے تھے اِمَامُكُمُ الَّذِیْ یَصِیْرُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ نَبُوَّتِہٖ۔یعنی تمہارا امام جو نبوت کے بعد میری امت میں سے ہو جائے گا‘‘۔’’چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو مہدی کا آنا لکھا ہے اس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں کہ مہدی بروز کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مورد ہوگا۔اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا۔اور یہ حدیث کہ لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِيْسٰی ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ وہ آنے والا ذوالبروزین ہوگا اور دونوں شانیں مہدویت اور مسیحیت کی اس میں جمع ہوں گی۔یعنی اس وجہ سے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اثر کرے گی مہدی کہلائے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مہدی تھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی (الضحیٰ:8) اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے۔اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی استاد سے نہیں پڑھا خدا آپ ہی استاد ہوا اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اِقْرَاْ کہا۔یعنی پڑھ۔اَور کسی نے نہیں کہا۔اس لیے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔سو مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں‘‘۔آپ فرماتے ہیں:’’ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا

حال یہی حال ہے۔کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسّر یا محدّث کی شاگردی اختیار کی ہے۔پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدؐیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔اور جس طرح مذکورہ بالا وجہ سے آنے والا مہدی کہلائے گا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلائے گا کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔لہٰذا وہ عیسیٰ ابن مریم بھی کہلائے گا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے اپنے خاصۂ مہدویت کو اس کے اندر پھونکا اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانیت نے اپنا خاصہ روح اللہ ہونے کا اس کے اندر ڈالا‘‘۔

(ایام الصلح۔روحانی خزائن۔جلد 14۔صفحہ 392 تا 395 مع حاشیہ)

پھر آپ ایک دلیل بیان فرماتے ہیں کہ:’’دارقطنی کی حدیث ہے کہ مہدی موعود کی یہ بھی نشانی ہے کہ خدا اس کے لیے اس کے زمانہ میں یہ نشان ظاہر کرے گا کہ چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لیے خدا نے راتیں مقرر کر رکھی ہیں۔یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہو گا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لیے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں یعنی 27، 28، 29) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہو گا۔اور یہ دونوں خسوف کسوف رمضان میں ہوں گے۔اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہوں گے۔چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے۔ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں۔اور ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے‘‘۔ (جب سے دنیا بنی ہے ان تاریخوں میں کسوف و خسوف رمضان کے مہینے میں کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے)’’ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ خسوف کسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لیے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعوے کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہو گیا ہو۔اور اُس نے اُس کسوف خسوف کو اپنے لیے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا کیونکہ لَمْ تَکُوْنَا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کہ یہ معنی ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لَمْ یَکُوْنَا مذکر کے صیغہ سے چاہیے تھا نہ کہ لَمْ تَکُوْنَا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آیَتَیْن ہے۔یعنی دو نشان کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے۔پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ خسوف کسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بارِ ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لیے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیے۔اور یہ صرف اس صورت میں ہو گا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔غرض صرف خسوف کسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو اس سے بحث نہیں۔نشان کے طور پر ایک مدّعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔اور حدیث نے ایک مدعیٔ مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا۔اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب حجج الکرامہ میں اور حضرت مجدّد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے ظہور کے وقت میں نمودار ہو گا۔چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا۔ایسا ہی اس زمانہ کے قریب جب کہ خدا نے مجھ کو مبعوث فرمایا ستارے اس کثرت سے ٹوٹے جن کی ان سے پہلے نظیر نہیں دیکھی گئی اور شاید یہ نومبر 1885ء تھا۔اسی طرح اور کئی آسمانی نشان ظاہر ہوئے۔یہ خدا کے سب نشان ہیں‘‘۔

(چشمہ معرفت۔روحانی خزائن۔جلد نمبر 23۔صفحہ نمبر 329,330 حاشیہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:’’بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا مہدی آنا چاہیے جو جہاد کا فتویٰ دے اور انگریزوں اور دوسری غیر قوموں سے لڑائی کرے۔مَیں کہتا ہوں یہ بھی غلط ہے اور حدیث سے بھی پایا جاتا ہے کہ آنے والا موعود یَضَعُ الْحَرْبَ کر کے دکھائے گا۔یعنی لڑائیوں کو موقوف کرے گا۔دیکھو ہر چیز کے عنوان پہلے ہی سے نظر آجاتے ہیں جیسے پھل سے پہلے شگوفہ نکل آتا ہے۔اگر خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہوتا کہ مہدی آکر جہاد کرتا اور تلوار کے زور سے اسلام کی حمایت کرتا تو چاہیے تھا کہ مسلمان فنون حربیہ اور سپاہ گری میں......تمام قوموں سے ممتاز ہوتے اور فوجی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی۔مگر اس وقت یہ طاقت تو اسی قوم کی بڑھی ہوئی ہے اور فنونِ حرب کے متعلق جس قدر ایجادات ہو رہی ہیں وہ یورپ میں ہو رہی ہیں نہ کسی اسلامی سلطنت میں۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے اور یَضَعُ الْحَرْبَ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے یہی ہونا بھی چاہیے تھا۔دیکھو مہدی سوڈانی وغیرہ نے جب مخالفت میں ہتھیار اٹھائے تو خدا تعالیٰ نے کیسا ذلیل کیا یہاں تک کہ اس کی قبر بھی کھدوائی گئی اور ذلت ہوئی اس لیے کہ خدا کے منشاء کے خلاف تھا۔مہدی موعود کا یہ کام ہی نہیں ہے بلکہ وہ تو اسلام کو اس کی اخلاقی اور علمی و عملی اعجازات سے دلوں میں داخل کرے گا اور اس اعتراض کو دور کرے گا جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔وہ ثابت کر دکھائے گا کہ اسلام ہمیشہ اپنی عملی سچائیوں اور برکات کے ذریعہ پھیلا ہے۔ان تمام باتوں سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا منشا تلوار سے کام لینا ہوتا تو فنونِ حرب اسلام والوں کے ہاتھ میں ہوتے۔اسلامی سلطنتوں کی جنگی طاقتیں سب سے بڑھ کر ہوتیں..........‘‘۔(آج کل تو ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان طاقتیں مغربی طاقتوں سے ہتھیار مانگ رہی ہوتی ہیں بلکہ ہر قسم کی ٹیکنالوجی وہاں سے مانگتی ہیں)۔

فرمایا کہ:’’...........اگرچہ حقیقی خبر تو خدا تعالیٰ سے وحی پانے والوں کو ملتی ہے مگر مومن کو بھی ایک فراست ملتی ہے اور وہ علامات و آثار سے سمجھ لیتا ہے کہ کیا ہونا چاہیے۔جب عیسائی قوموں کے بالمقابل آتے ہیں تو زک اُٹھاتے ہیں اور ذلّت کا منہ دیکھتے ہیں۔کیا اس سے پتہ نہیں لگتا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء تلوار اٹھانے کا نہیں ہے۔یہ اعتراض صحیح نہیں، غلط ہے‘‘۔اور یہی حالت ہم دیکھ رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر سوم صفحہ نمبر 87۔88 جدید ایڈیشن ربوہ)

ایک اور دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ:’’دیکھو یہی علماء کیسے شوق سے چودھویں صدی کے منتظر تھے اور تمام دل بول اٹھے تھے کہ اسی صدی کے سر پر مہدی اور مسیح پیدا ہو گا۔بہت سے صلحاء اور اولیاء کے کشف اس بات پر قطع کر چکے تھے کہ مہدی اور مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی ہے۔اب ان کے دلوں کو کیا ہو گیا۔ وَ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَ هُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ (البقرۃ:90) مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجّال رکھتے۔کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔مگر خدا کی شان ہے کہ ان ہزاروں میں سے یہ میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والوں نے پرہیزگاری کا نور دکھلایا...........‘‘۔

ان کے بارے میں فرمایا کہ’’ ...... وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ۔خدا ان کو اجر بخشے اور عاقبت بالخیر کرے۔آمین۔

فرمایا کہ’’اب جب تک یہ تحریریں دنیا میں رہیں گی میاں صاحب موصوف کا ذکر باخیر بھی اس کے ساتھ دنیا میں کیا جائے گا۔یہ زمانہ گزر جائے گا اور دوسرا زمانہ آئے گا اور خدا اس زمانے کے لوگوں کو آنکھیں دے گا اور وہ ان لوگوں کے حق میں دعاءِ خیر کریں گے جنہوں نے مجھے پا کر میرا ساتھ دیا ہے۔سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ وقت گزر جائے گا اور ہر ایک غافل اور منکر اور مکذّب وہ حسرتیں ساتھ لے جائے گا جن کا تدارک پھر اس کے ہاتھ میں نہیں ہو گا۔اب میاں غلام فرید صاحب کا خط ذیل میں حسب وعدہ مذکورہ لکھا جاتا ہے......‘‘۔

عربی کا خط ہے جس کا ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔’’ترجمہ اس کا یہ ہے۔تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو ربّ الارباب ہے۔اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے اور نیز اس کی آل اور اصحاب پر۔اور تم پر سلام اور ہر یک پر جو راہ صواب میں کوشش کرنے والا ہو۔اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جس میں مباہلہ کے لئے جواب طلب کیا گیا ہے۔اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تاہم میں نے اس کتاب کی ایک جز کو جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھی ہے۔سوائے ہر یک حبیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں تا مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔اور اب میں مطلع کرتا ہوں کہ مَیں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں۔اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عنداللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر اور مَیں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں۔اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ سَلَکَ سَبِیْلَ الصَّوَابِ۔من مقام چاچڑاں‘‘۔(چاچڑاں شریف سے یہ لکھا تھا)۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 322۔324)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب میں ایک اور بزرگ کا ذکر کیا ہے جو میں نے لیا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ:’’دوسرے پیر صاحبُ الْعَلَم ہیں جو بلاد سندھ کے مشاہیر مشائخ میں سے ہیں جن کے مرید ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہوں گے اور باوجود اس کے وہ علوم عربیہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اور علماء راسخین میں سے ہیں۔چنانچہ انہوں نے جو میری نسبت گواہی دی ہے وہ یہ ہے......‘‘جس کا ترجمہ یہ ہے کہ’’یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں دیکھا۔پس میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا یہ جھوٹا اور مفتری ہے یا صادق ہے۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صادق ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔پس میں نے سمجھ لیا کہ آپ حق پر ہیں۔اب بعد اس کے ہم آپ کے امور میں شک نہیں کریں گے اور آپ کی شان میں ہمیں کچھ شبہ نہیں ہو گا اور جو کچھ آپ فرمائیں گے ہم وہی کریں گے۔پس اگر آپ یہ کہو کہ ہم امریکہ میں چلے جائیں تو ہم وہیں جائیں گے اور ہم نے اپنے تئیں آپ کے حوالہ کر دیا ہے اور انشاء اللہ ہمیں فرمانبردار پاؤ گے‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:”یہ وہ باتیں ہیں جو ان کے خلیفہ عبداللطیف مرحوم اور شیخ عبداللہ عرب نے زبانی بھی مجھے سنائیں اور اب بھی میرے دلی دوست سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا صاحب جب مدراس سے ان کے پاس گئے تو انہیں بدستور مصدق پایا بلکہ انہوں نے عام مجلس میں کھڑے ہو کر اور ہاتھ میں عصا لے کر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیا کہ میں اُن کو اپنے دعویٰ میں حق پر جانتا ہوں اور ایسا ہی مجھے کشف کی رُو سے معلوم ہوا ہے اور ان کے صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ جب میرے والد صاحب تصدیق کرتے ہیں تو مجھے بھی انکار نہیں“۔ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم ۔روحانی خزائن ۔جلد نمبر 11 ۔صفحہ نمبر 344)

مخالفت کے بارے میں ہی ایک اور حوالہ ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ: ”میرے مقابل پر جو میرے مخالف مسلمان مجھے گالیاں دیتے ہیں اور مجھے کافر کہتے ہیں یہ بھی میرے لئے ایک نشان ہے۔ کیونکہ انہیں کی کتابوں میں یہ اب تک موجود ہے کہ مہدی معہود جب ظاہر ہوگا تو اُس کو لوگ کافر کہیں گے اور اُس کو ترک کردیں گے اور قریب ہوگا کہ علمائے اسلام اُس کو قتل کردیں۔ چنانچہ ایک جگہ مجدد الف ثانی صاحب بھی یہی لکھتے ہیں اور شیخ محی الدین ابن العربی صاحب نے بھی ایک مقام میں یہی لکھا ہے۔ سو اس میں کچھ شک نہیں کہ باوجود ہزارہا نشانوں کے جو خدا نے میرے لئے دکھلائے پھر بھی میں سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں اور میری کتابوں کے یہودیوں کی طرح معنے محرف مبدل کر کے اور بہت کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر صدہا اعتراض کئے گئے ہیں کہ گویا میں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں اور قرآن کو چھوڑتا ہوں اور گویا میں خدا کے نبیوں کو گالیاں نکالتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور گویا میں معجزات کا منکر ہوں۔ سو میری یہ تمام شکایت خدا تعالیٰ کے جناب میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا کیونکہ میں مظلوم ہوں“۔
(چشمہ معرفت ۔روحانی خزائن ۔جلد نمبر 23 ۔صفحہ نمبر 334)

فرمایا کہ: ”میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے، معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدیؐ سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے، معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اُسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلۡحَمۡدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا......“۔ (ملفوظات جلد چہارم ۔صفحہ 14-15 مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

آپ فرماتے ہیں: ”میں قرآن و حدیث کا مصدق و مصداق ہوں۔ میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ میں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بیباک ہے اس کا کیا علاج؟ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ خدا کے واسطے اس امر پر غور کریں اور اپنے دوستوں کو بھی وصیت کریں کہ وہ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں“۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 16 ۔مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

آپ تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اور پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں کرتے ہوئے مدد مانگو تا کہ رہنمائی کرے، ہدایت دے۔ فرمایا:۔

”اور پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔ مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں۔ کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ ہو تو ولی جو نبوت کے لئے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر دوم صفحہ نمبر 364 تا 366 جدید ایڈیشن ربوہ۔ ملفوظات۔ جلد چہارم صفحہ 16 ۔مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

فرمایا:”ہماری آخری نصیحت یہی ہے کہ تم اپنے ایمان کی خبر داری کرو۔ نہ ہو کہ تم تکبر اور لاپروائی دکھلا کر خدائے ذوالجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا۔ سو کوشش کرو کہ تا تمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ جس کو عزت دی گئی اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی کلام کو جو قرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کر کے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)۔ سو آج اُسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اُس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا اُس کا سلسلہ ہے۔ کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے تھے جو اب تم نے دیکھے؟ خدا تعالیٰ تمہارے لئے کشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور اُن پر فتح پائی۔ دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کشتی تھی۔ تلاش کرو آج آتھم کہاں ہے؟ سنو! آج وہ خاک میں ہے۔ وہ اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی چند روز چھوڑا گیا اور پھر اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی پکڑا گیا۔ دوسری کشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ پس سوچ کر دیکھو کہ اس کشتی میں بھی خدا تعالیٰ کیسے غالب آیا؟ اور تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جس طرح اُس کی موت کی الہامی پیشگوئیوں میں پہلے سے علامتیں مقرر کی گئی تھیں اُسی طرح وہ سب علامتیں ظہور میں آئیں۔ خدا کے قہری نشان نے ایک قوم پر سخت سوگ وارد کیا۔ کیا کبھی تم نے پہلے اس سے دیکھا کہ تم میں اور تمہارے روبرو اس جلال سے خدا کا نشان ظاہر ہوا ہو؟ سوائے مسلمانوں کی ذرّیت! خدا تعالیٰ کے کاموں کی بے حرمتی مت کرو“۔
(ایام الصلح ۔روحانی خزائن جلد نمبر 14 ۔صفحہ نمبر 325 تا 327)

یہ چند اقتباسات میں نے سنائے ہیں۔ آپ نے مختلف پیرایوں میں اپنی صداقت کو اپنی مختلف کتب میں بیان فرمایا ہے۔ ان کی اس قدر کثرت ہے کہ ایک تقریر کیا، کئی تقریروں میں بھی ان کا احاطہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس پر جماعت احمدیہ کی گزشتہ ایک سو بیس سال سے زائد کی تاریخ پوری آب و تاب کے ساتھ اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی ہر قدم پر جماعت کے ساتھ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ جہاں یہ ہر دم ہر احمدی کے ایمان کو مضبوط کرتی چلی جا رہی ہے وہاں وہ سعید فطرت لوگ جو لاکھوں کی تعداد میں ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اس امر پر مہر تصدیق ثبت کرتے چلے جا رہے ہیں کہ یہی وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ ہے جو الٰہی تائیدات اپنے ساتھ لیے ہوئے ہے جس نے اس زمانے میں جب کہ ہر طرف ظَہَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ کے نظارے نظر آتے ہیں مبعوث ہو کر دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے امن، سکون، صلح اور آشتی کی فضا قائم کرنی تھی۔

کل ہی میں نے بینن کے ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ احمدی اس لئے ہو گیا تھا کہ لاہور کے واقعہ پر جب خلیفۂ وقت کی طرف سے صبر اور دعا کی تلقین ہوئی تو تمام جماعت کا ردّعمل صرف صبر اور دعا تھا۔ اور اس نے کہا کہ یہ سوائے سچوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔

مخالفین نے آج کل ایک اور شیطانی چال چلی ہوئی ہے اور اپنی طرف سے بڑے پیار سے اور بڑے پیارے انداز میں احمدیوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے پیدائشی احمدیو! تمہارے ماں باپ اپنی کم علمی اور کم عقلی اور ذاتی مفادات کی خاطر احمدیت کو قبول کرتے رہے لیکن تم عقل سے کام لو۔ اگر انسان اندھا بھی ہو عقل سے عاری بھی ہو تو کبھی وہ اتنی جرأت کر سکتا ہے اور اس طرح کی یاوہ گوئی کرتا ہے جو آج کل یہ غیر احمدی علماء کر رہے ہیں۔ کیا تائیدات اور نشانات اور صداقت کے جو دلائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھائے اور جن کو ہمارے بزرگوں نے براہ راست دیکھا اور قبول کیا ان صداقت کے نشانات کے بعد تمہاری کم علمی اور بیوقوفی پر رویا جائے یا اپنے بزرگوں پر شکوہ کیا جائے۔

اے نام نہاد علماء اور مخالفین احمدیت اور شیطان کے قدموں پر قدم مارنے والو! سن لو اور اپنے پلّے باندھ لو کہ تمہارے یہ حربے کبھی بھی ہم پر کارگر نہیں ہو سکتے۔ جس راستے سے تم نے آنا ہے آؤ۔ کبھی کسی مومن احمدی کے پائے ثبات کو ہلا نہیں سکتے۔ یاد رکھو وہ سعید روحیں جنہوں نے امام الزمان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ہم تک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام صادق کی تعلیم پہنچائی ہے اور ہمیں اس الٰہی جماعت کا حصہ بنایا ہے اور جو لوگ آخرین میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنے ان بزرگوں کا یہ احسان ہم اور ہماری نسلیں تا قیامت نہیں اتار سکتیں۔ پس ہم نے تو ان کے احسان کی وجہ سے اس درخت وجود کی سرسبز شاخیں بننے کا اعزاز پایا ہے جنہوں نے تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے لانا ہے۔ اگر آج تمہارے دجل میں آ کر کوئی بدقسمت سچائی کو پا کر پھر اس کو چھوڑ بیٹھتا ہے تو اس بات پر خوش نہ ہو کہ الٰہی جماعتوں سے سوکھی شاخوں کی شاخ تراشی خدا کی تقدیر ہمیشہ سے کرتی آئی ہے۔ جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کوئی کمزور ایمان نہیں دیتا۔ یہ قربانیوں کے معیار آج احمدی قائم کر رہے ہیں یہ صاف بتا رہے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ پر کامل ایمان اور یقین ہے۔ اور ہر ابتلاء ہر احمدی کا ایمان پہلے سے مضبوط کرتا ہے۔ لاہور کے شہداء کی اجتماعی شہادت کے بعد تو مجھے دنیائے احمدیت کے ہر شہر اور ہر ملک سے یہ اطلاعیں آ رہی

ہیں کہ جو دنیاوی کاموں میں پڑ کر مسجد سے بے تعلق اور کمزور ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی مسجد سے جڑنے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ بلکہ بعض تو باقاعدہ اور پرانے مسجد میں آنے والوں سے بھی پہلے آکر مسجد میں بیٹھنے لگ گئے ہیں۔ پس کیا تمہاری ان دجّالی چالوں سے احمدیوں کا ایمان کمزور ہو سکتا ہے۔ یاد رکھو تمہاری یہ خوش فہمی ہے اور ہم پر بدظنی ہے۔ ہمیشہ کی طرح یہ بدظنی تمہیں شرمندہ کرے گی بشرطیکہ تمہارے اندر شرمندہ ہونے والا دل ہو۔ تمہارے دل تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پتھروں میں سے تو پھر بعض ایسے ہیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں جو زندگی بخشنے کا ذریعہ ہیں۔ تمہارے دلوں اور زبانوں سے تو صرف نفرتوں کے لاووں کے علاوہ کچھ نہیں پھوٹتا جو سوائے نقصان کے اور شر کے کچھ نہیں کر سکتے۔ اے نفرتوں کے شرارے پھیلانے والو! تم وہ لوگ ہو جو ظلمتوں کے پجاری ہو اور نور سے دور ہو۔ تم اگر قرآن کریم کے علم رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو تو خود قرآن کھول کر پڑھ لو کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

آج ہر احمدی مرد، عورت، بچہ اور بوڑھا اور جوان تو اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا چلا جا رہا ہے اور جیسا کہ ہم نے آج بھی دیکھا ہے کہ سعید فطرت اس منادی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں لیکن تم لوگ جانتے بوجھتے ہوئے بھی بے علم لوگوں کو حق سے دور لے جانے کی جس مذموم کوشش میں مصروف ہو اور الٰہی جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر چلانے کی جس مہم میں مصروف ہو یہ یقیناً تمہیں خدا کی پکڑ میں گرفتار کرے گی۔ تم پر بہت کھل کر اتمام حجت ہو چکی ہے خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس سے ڈرو اور اس کی فکر کرو۔ قرآنی دلائل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات، عقلی دلائل، زمینی اور آسمانی نشانات، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اور آج تک ان کا تسلسل اور جاری تسلسل تمہاری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی مَیں عامۃ المسلمین سے بھی کہتا ہوں کہ اگر وہ میری بات پر کان دھریں اور اپنی عقل سے کام لیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہیں۔ جھوٹے دعوے کرنے والوں کے حق میں خدا تعالیٰ اس طرح صداقت کے ثبوت ظاہر نہیں فرماتا۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے یہ عذر کام نہیں آئے گا کہ ہمیں ان علماء نے ورغلایا تھا۔ پس ان نام نہاد علماء کی ہر بات پر آنکھیں بند کر کے یقین نہ کریں۔ بے نفس اور خالی الذہن ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ دعا کریں اور رہنمائی چاہیں تو پھر خدا تعالیٰ بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اپنے ذہنوں کو ہر قسم کے شکوک سے پاک کریں۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا کریں تب اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے ہزاروں سعید لوگ جو افریقہ سے بھی لاکھوں کی تعداد میں شامل ہو رہے ہیں، عرب ممالک سے بھی شامل ہو رہے ہیں، یورپ سے بھی شامل ہو رہے ہیں، امریکہ سے بھی شامل ہو رہے ہیں، جزائر سے بھی شامل ہو رہے ہیں، ایشیا سے بھی شامل ہو رہے ہیں، ان کی یہ شمولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا ہے اور آپ خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہیں۔

میں احمدیوں کو پھر یاد دہانی کرواتا ہوں کہ آج جب کہ فتنہ و فساد اور مخالفت کی آندھیاں اپنا زور دکھا رہی ہیں تو ہر احمدی مرد، عورت جوان، بوڑھا، بچہ اپنے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور صداقت پر مزید مضبوطی پیدا کرنے کے لیے دعا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان میں پہلے سے بڑھاتا چلا جائے اور تمام مسلمانوں کو دین واحد پر جمع ہونے کا نظارہ دکھائے اور مسلمانوں کی جو کھوئی ہوئی ساکھ اور عظمت ہے وہ دوبارہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہم بڑی شان سے دنیا میں لہراتا ہوا دیکھیں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں جہاں جماعت کے لیے، جماعت کی ترقی کے لیے، ہر ملک میں جماعت کے پھیلنے کے لیے، احمدیوں کے ثبات قدم کے لیے، استقامت کے لیے دعا کریں وہاں واقفین زندگی کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں جماعت کی خدمت کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسیران کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ شہداء کے لیے دعا کریں کہ انہوں نے جو عظیم قربانیاں دے کر ایک نئی روح ہمارے دلوں میں پھونکی ہے اس کو ہم ہمیشہ جاری رکھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ ان شہداء کے خاندانوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور استقامت اور حوصلہ عطا فرماتا رہے اور اپنی جناب سے ان کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل میں گرفتار اور مصیبت میں گرفتار احمدی کو اپنے فضل سے اس سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ دعا کریں۔ ☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

تصحیح: بدر شمارہ نمبر 27 مورخہ 7 جولائی 2011 کے صفحہ نمبر 10 کالم نمبر 3 کی دسویں سطر پر درمنثور کی روایت میں سہواً اللّٰہ زائد لکھا گیا ہے۔ قارئین اسے قولوا خاتم النبیین پڑھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

ضروری سرکلر شعبہ اعتماد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس / مبلغین کرام / سرکل انچارج صاحبان / معلمین کرام

متوجہ ہوں

سرکلر ہذا کے ذریعہ جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر سال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر ہندوستان بھر کی مجالس کے مابین سال بھر کی **کارکردگی کا موازنہ** کیا جاتا ہے اور اول آنے والی مجلس کو علم انعامی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخط شدہ سندات سے نوازہ جاتا ہے۔ امسال بھی ہندوستان بھر کی مجالس کے درمیان کارگزاری کا موازنہ کیا جانا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ سے درخواست ہے کہ 20 جولائی 2010ء تک کسی بھی صورت میں اپنے زون / مجلس کی **مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کی سالانہ کارگزاری رپورٹ اور ماہ جون کی رپورٹ** تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں تاکہ آپ کی مجلس / زون کی رپورٹ کو موازنہ میں شمار کیا جا سکے۔

مجلس شوریٰ: تجاویز برائے مجلس شوریٰ: سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کے سلسلہ میں تحریر ھیکہ ہندوستان بھر کی مجالس میں بیداری اور تیزی پیدا کرنے کے سلسلہ میں آپ کے ذہن میں یا کسی ممبر کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو مجلس عاملہ میں تجاویز پیش کر کے مجلس عاملہ کی سفارش کے ساتھ اپنی تجاویز مرکز کو بھجوائیں تاکہ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بروقت منظوری حاصل کی جا سکے۔

نمائندگان شوریٰ کا انتخاب: مجلس شوریٰ کے لئے قواعد کے مطابق 20 خدام یا 20 خدام کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے۔ نامزد کئے جانے والے ممبر کو شوریٰ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جن خدام نے سالانہ اجتماع میں قادیان آنا ہوتا ہے یا جو خدام قادیان آتے ہیں انہی کو نمائندہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو درست نہیں ہے۔ ہاں اگر انہی خدام کو جنہوں نے قادیان میں سالانہ اجتماع میں شرکت کرنی ہے شوریٰ کے لئے نمائندہ منتخب کرنا ہے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی مجلس کا اجلاس عام بلائیں اور اس میں جملہ ممبران کی متفقہ رائے سے ان خدام کو شوریٰ کے لئے ممبر منتخب کریں جنہوں نے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنی ہے۔ بحر حال انتخاب کی کاروائی کی جانی ضروری ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا خادم قائد مجلس کا نمائندہ نہیں بن سکتا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اس کی جگہ بھی نمائندہ کا انتخاب کرایا جائے۔ اور قائد مجلس کی طرف سے اجتماع سے قبل منتخب ممبران کی فہرستیں اپنی تصدیق کے ساتھ مرکز کو ارسال کی جائیں۔

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قواعد کے مطابق امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں لایا جانا ہے۔ اس لحاظ سے بھی امسال کی شوریٰ کی خاص اہمیت ہے۔ لہذا جملہ قائدین سے درخواست ھیکہ وہ امسال زیادہ سے زیادہ ممبران مجلس شوریٰ کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بتاریخ 20,19,18 اکتوبر شریک کرنے کی کوشش کریں۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے آخری دن بتاریخ 20 اکتوبر بروز جمعرات ہوگا۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت میں شمولیت: انشاء اللہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت بتاریخ **20,19,18 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات** قادیان دارالامان میں شایان شان طریق پر منعقد کیا جائیگا۔ اجتماع کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے سلسلہ میں سال کے شروع میں ہی سرکلر بھجوایا جا چکا ہے۔ آپ اپنے زون / مجلس سے کم از کم 60 فیصد خدام و اطفال کو اس روحانی اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور امسال آپ کو اپنی مجلس / زون سے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع میں شریک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: جملہ مبلغ انچارج صاحبان / سرکل انچارج صاحبان و معلمین کرام سے درخواست ھیکہ سرکلر ہذا قائدین مجالس تک پہنچائیں اور اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ عمل درآمد کرانے کی کوشش کریں۔

شمیم احمد غوری

قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

طالبان حق کیلئے

جمیعۃ العلماء کے سیکرٹری سراج ہاشمی کے مضمون کے جواب میں......

انگریزوں کا ایجنٹ کون......؟

مولوی باسط رسول، قادیان

قارئین اخبار بدر’’ طالبان حق کیلئے‘‘ کے عنوان سے اپنا ایک کالم شروع کررہا ہے جس میں اسلام واحمدیت کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات اوراُن کی حقیقت بیان کی جائے گی۔ اگرآپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو ہمیں لکھیں تاکہ اُس کا جواب قارئین بدر کے لئے دیا جاسکے۔ نیز اسلام و احمدیت کے متعلق اگرآپ کوئی معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی اس کالم کے تحت بھجوا سکتے ہیں۔ (مدیر)

روزنامہ راشٹریہ سہارا مورخہ ۱۲؍اگست ۲۰۱۰ء میں جمیعۃ العلماء کے سیکرٹری مولانا سراج ہاشمی صاحب کا ایک مضمون بعنوان’’ نئی نسل کو گمراہ کرنے کی سازش‘‘ شائع ہوا جس میں انہوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ

’’اس شخص نے اسلام کے ماننے والوں کے اندر کیا بیداری پیدا کردی ہے’’ وہ تو انگریزوں کا ایجنٹ تھا‘‘ مرزا غلام احمد قادیانی جس کو اہل سنت والجماعت اسلام سے خارج مانتے ہیں‘‘۔

قارئین کرام! یہ تو ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جب بھی دنیا میں کوئی اللہ کا بھیجا ہوا لوگوں کی ہدایت کیلئے آیا ہے اس کی ضرور مخالفت ہوئی ہے لیکن بالآخر وہ اپنا مشن پوا کرکے اس دنیا سے رخصت ہوا ہے۔ تاریخ ادیان اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ انبیاء اکیلے اس دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں لیکن جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں تو لاکھوں کی تعداد میں لوگ اُن پر ایمان لاچکے ہوتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے تھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مولوی سراج ہاشمی جیسے مولوی کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہے کہ اُنہوں نے اسلام کے ماننے والوں کے اندر بیداری پیدا کردی تھی کہ نہیں۔ اس جگہ چند ایک حوالہ جات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں جن سے وہ خود اس بات کا فیصلہ کرسکیں گے کہ مولوی موصوف کے بیان میں کس قدر سچائی ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی وفات پر مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:۔

’’وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھّیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دُنیا کیلئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہوکر خفتگان خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا......دُنیا سے اُٹھ گیا۔

’’مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہوگیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہوگیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کرچکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و قیمت آج جبکہ وہ اپنا فرض پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دُنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۵۶۰)

لاہور کے مشہور غیر احمدی رسالہ’’ تہذیب النسواں‘‘ کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا:

’’مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کرلیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مُردہ روحوں کیلئے واقعی مسیحائی تھی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۵۶۴)

ہندوستان کے مشہور اور نامور ادیب جناب نیاز فتح پوری صاحب ایڈیٹر رسالہ’’ نگار‘‘ لکھنؤ نے لکھا۔

’’بانی احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنہ تکمیل ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت ان کی تعلیمات ان کی دعوت اصلاح۔ ان کی تفہیمات قرآنیہ۔ ان کے عقائدی نظریے اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کیلئے کتنا زمانہ درکار ہوگا۔ کیونکہ ان کی وسعت وہمہ گیری کا مطالعہ’’ قلزم آشامی‘‘ چاہتا ہے اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں تاہم اگر اس وقت تک کے تمام تاثرات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور کیا جائے تو میں بلا تکلف کہہ دوں گا کہ:

’’وہ بڑے غیر معمولی عزم واستقلال کا صاحبِ فراست وبصیرت انسان تھا جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا۔

اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کرکے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوہ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں‘‘ (رسالہ نگار ماہ نومبر ۱۹۵۹)

مذکورہ بالہ حوالہ جات سے قائین پر واضح ہوگیا ہوگا کہ مولوی صاحب موصوف صرف فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب نے کہا ہے کہ مرزا صاحب انگریزوں کا ایجنٹ تھے۔ اب میں قارئین کے سامنے وہ حقیقت رکھنے جارہا ہوں جس سے یہ بات واضح ہوگی کہ انگریزوں کا ایجنٹ کون ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے رسالہ’’ دیوبند کی سیر اور اس کی مختصر تاریخ مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۱۷ء پرنٹنگ ورکس دہلی میں لکھا ہے کہ

’’ہر مومن مسلمان سے استدعا ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کیلئے جس کی عہد حکومت میں ہر فرد بشر نہایت عیش و آرام سے زندگی بسر کررہا ہے اور اس کی عطا کردہ آزادی سے اسلامی چمنستان سرسبز و بارآور ہے ضرور دن رات اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرض ہر لمحہ اور ہر ساعت میں دُعا کریں کہ اے خدا تو ہمیشہ ہمیش کیلئے حکومت انگریز کو مسند حکومت پر قائم رکھ۔‘‘

قارئین کرام! یہ ہے دیوبندی مولویوں کی انگریز حکومت کی وفاداریوں کا علان اور ایسے اعلان کیوں نہ ہوتے جبکہ یہ اس حکومت کے تحت نہایت عیش وآرام سے زندگی بسر کررہے تھے اس غرض کیلئے دیوبندیوں کو تنخواہیں ملتی تھیں کہ وہ انگریز حکومت کی موافقت و اعانت میں آوازیں اٹھائیں۔

سوانح حیات مولانا محمد احسن نانوتوی جسے مکتبہ عثمانیہ کراچی پاکستان نے شائع کیا ہے میں مؤلف کتاب نے اخبار انجمن پنجاب لاہور مجریہ ۱۹ فروری ۱۸۷۵ء کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۳۱؍جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹنٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمّٰی پامر نے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے کتاب میں لکھا ہے:۔

’’جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہ لیکر کرتا ہے؟ وہ یہاں مولوی چالیس روپے ماہانہ پر کررہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد ومعاون سرکار ہے۔‘‘

(مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۲۱۷ بحوالہ زلزلہ صفحہ ۹۴)

پس دیوبندیوں نے صاف اقرار کیا ہے کہ ہم تھوڑی رقم کے عوض میں سرکار انگریزی کی غلامی کررہے ہیں چنانچہ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا یہ بیان ملاحظہ فرمائے۔

’’مدرسہ دیوبند میں کارکنوں کی اکثریت ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم حال پینشنر تھے۔‘‘

(حاشیہ سوانح قاسمی صفحہ ۲۴۷ بحوالہ زلزلہ ۹۷ صفحہ ۹۶)

قارئین کرام! یہی نہیں ندوۃ العلماء لکھنؤ جو دیوبندی مسلک کے لوگوں کا ہی ایک ادارہ ہے اس ادارے کا سنگ بنیاد بھی ایک انگریز نے رکھا تھا چنانچہ رسالہ الندوہ میں لکھا ہے ۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد ہزآنز لفٹینٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ سر جان سکاٹ ہیوس کے سی ایس آئی ای نے رکھا تھا۔ (الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء)

اسی طرح رسالہ الندوہ میں مزید لکھا ہے:۔

’’علماء (دیوبند وندوۃ) کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکات سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں۔

(الندوۃ جولائی ۱۹۰۸)

چنانچہ تاریخ اس امر کی شہادت بھی دیتی ہے کہ اگر ایک طرف دارالعلوم دیوبند والے گورنمنٹ برطانیہ کے نوکر تھے۔ دوسری طرف ندو کو سالانہ چھ ہزار روپے انگریز حکومت کی طرف سے گرانٹ ملتی تھی۔ اسی لئے باقاعدہ جلسوں میں ملکہ وکٹوریہ کو’’ ظلِ سبحانی‘‘ اور سایہ حق تک کہا جاتا تھا۔ چنانچہ ان دنوں انجمن حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس میں پڑھی جانے والی نظم کا ایک شعر یوں تھا۔

سایہ حق اُن پر تھا خود ظلِ سبحانی تھی یہ
سارے عالم میں بڑی یکتا مہارانی تھی یہ

اجلاس انجمن حمایت اسلام منعقدہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۸ء بمقام امرتسر پنجاب۔

پس تاریخ کی یہ منہ بولتی شہادتیں کھول کھول کر بتا رہی ہیں کہ انگریزوں کے دور حکومت میں دیوبندی، انگریزوں کے غلام، نوکر، ملازم، پنشنرز رہے ہیں اور انگریزوں سے سالانہ گرانٹیں اور جاگیریں حاصل کیا کرتے تھے لیکن اس کے بالمقابل مولوی موصوف تو کیا کوئی بھی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے بھی اپنے لئے یا جماعت کیلئے کسی قسم کا کوئی فائدہ اُٹھایا جس ملکہ کو یہ ظلِ سبحانی اور سایہ خدا جیسے القابات سے نوازتے تھے اس ملکہ کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اسلام کی تبلیغ کی اور آپؑ نے اُس کو مخاطب کرکے لکھا۔

اے ملکہ توبہ کر اور اس خدا کی اطاعت میں آ جس کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ شریک اور اس کی تحمید کر......اے زمین کی ملکہ اسلام قبول کرتا تو بچ جائے ......آ مسلمان ہوجا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۳۴)

پس منصف مزاج قارئین سوچیں اور غور وفکر کریں کہ کیا انگریز دیوبندیوں کو اپنا غلام بنائیں گے یا احمدیوں کو جوان کے خدا یسوع مسیح کو مردہ ثابت کررہے ہیں اور ان کی ملکہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

جہاں تک اسلام سے خارج سمجھنے کی بات ہے دنیا میں کسی کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کو بھی اسلام سے خارج کرسکے جب تک وہ ازخود اسلام سے نکل جانے کا اعتراف نہ کرے۔ رہی کافر قرار دینے کی بات تو اگر ان مولویوں کی بات کی طرف جایا جائے تو پھر کوئی مسلمان ہی نہیں کیونکہ کوئی ایسا فرقہ نہیں ہے جس نے دوسرے کو کافر نہ قرار دیا ہو خود مولوی صاحب کے فرقے کو بھی کافر قرار دیا جاچکا ہے تو کیا مولوی موصوف اس بات کے اقراری ہیں کہ وہ اب مسلمان نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو راہ حق نصیب کرے۔ آمین۔ ☆

سوچپوؤں والی کشتی

(مکرم خورشید احمد پربھاکر صاحب، درویش قادیان)

ہندو قوم کے چاروں ویدوں میں سے اتھرو وید سب سے آخری وید ہے اسے یعنی مستقبل میں ظاہر ہونے والی بشارتوں کا گرنتھ بھی کہا جاتا ہے، انہی بشارتوں و پیشگوئیوں کے باعث اس کا نام برہم واکیہ یعنی کلام الٰہی بھی ہے۔ اس گرنتھ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک عظیم بشارت پائی جاتی ہے۔

(اتھرو وید ۱۷: ۲۵،۲۶۔ کانڈ ۱۷ کا ایک سوکت ہے جس کے ۳۰ منتر ہیں)

ترجمہ: اے سورج (سراج منیر محمدؐ) تو لوگوں کے پورے کلیان و بہبود کیلئے سوچپوؤں والی کشتی میں سوار اس (ناؤ) کا ناخدا ہے۔ وہ کشتی سینکڑوں (کثیر تعداد) لوگوں کو تیرانے والی ہے۔ تو مجھے دن کے پار لے گیا ہے۔ ایسا ہی مجھے رات کے پار پہنچا۔ اے سورج! (ناخدائے سفینہ) تو سوچپوؤں والی کشتی پر چڑھا ہے۔ تو مجھے رات (پاپوں) کے پار لے گیا ہے، ایسا ہی تو مجھے دن (نورِ ہدایت) کے پار (انتہا تک) پہنچادے۔ (بحوالہ میثاق النبیین حصہ اوّل صفحہ ۱۳۸)

شری پنڈت جے دیو جی کا ترجمہ بھی اسی ترجمہ کے مطابق ہے۔ تشریحات: اتھرو وید ۱۷:۱:۲۵،۲۶ میں مذکوہ کشتی کا ناخدا آفتاب (رسالت) سراج منیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر آرین شخصیت ہے کیونکہ ہندو قوم خصوصاً آریہ سماج برادری ویدوں کے ظہور کے بعد سلسلۂ رسالت و نبوت اور نئی شریعت کے قطعاً قائل نہیں ہیں۔

وید کے اس مقام پر آفتاب رسالت یہ خدا نما وجود ناخدا، راہبر کا ذکر ہو رہا ہے۔ جو ظلمات، بیدینی و ضلالت سے لوگوں کو نُور ہدایت کی طرف لا رہا ہے

(من الظماتِ الی النور ابراہیم ۲)

۲۔ مذہبی دنیا کے لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ رات سے ظلمات تاریکی، بیدینی گمراہی پاپ اور خدا تعالیٰ سے دوری مراد ہوا کرتی ہے۔ پس آفتاب رسالت سراج منیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غمگسار، ناخدا ہیں۔ جو دنیا کے لوگوں کو گناہوں اور بیدینی کے اندھیروں سے نکال کر دِن یعنی نور ہدایت کے انتہائی اعلیٰ مقام تک پہنچا رہے ہیں۔

کشتی ناؤ: کشتی کی تعبیر شریعت سے کی گئی ہے سورہ کہف نمبر ۸۰ زیر لفظ (سفینہ) مادّی کشتی لوگوں کو دریا سمندر کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے بحفاظت پہنچانے کا کام دیتی ہے۔ اتھرو وید ۱۷:۱:۲۵،۲۶ میں دی گئی بشارت ناؤ سے مراد شریعت قرآن مجید The Holy Law of Quran ہے۔ جو تمام لوگوں کی روحانی ضروریات پوری کرنے کیلئے کامل ضابطۂ حیات ہے۔ اس عالمگیر کشتی کی کامل ضابطۂ حیات کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں جو سراسر نورِ ہدایت ہیں۔ اور پورے کلیان، فلاح و بہبود کا سامان لئے ہوئے ہیں۔

سوچپوؤں اعداد پر مشتمل پیشگوئیوں کے اُصول:

اوتاروں نبیوں اور مصلحین پر نازل ہونے والی آسمانی کتب میں اعداد پر مشتمل پیشگوئیوں اور بشارتوں کے بارے میں کچھ معین اصول مقرر ہیں۔ ان میں یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ:۔

''مستقل و مکمل ہندسہ کے بعد کسوری اعداد بیان کرنے سے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اتھرو وید کے اس مقام ۱۷:۱، ۲۵، ۲۶ جس کشتی (شریعت) کا ناخدا آفتاب سراج منیر محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اس کشتی کے سوچپو یعنی ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مستقل و مکمل عدد سو (۱۰۰) سے زیادہ لیکن دو سو (۲۰۰) سے کم اس اصول کی پوری تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ رسالہ نراشنس اور آخری رسول صفحہ ۱۹ مصنفہ پنڈت وید پرکاش ایم۔اے۔ ویدک سنسکرت۔ دھرم آچاریہ برلن) مترجم وصی اقبال مکتبہ جماعت اسلامی ہند۔ نزد جامع مسجد دلی)

کشتی بان: کشتی کا ناخدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں کیونکہ ناوک کے ظہور اور رخصت کا زمانہ دور مستقبل بعید بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اتھرو وید ۲۰، ۱۲۷۔۱۔ زیر لفظ ''دَمْ'' لفظ ''اِدَمْ'' کی بحث پنڈت دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج کی تفسیر رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۲۰۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔ نیز کتابچہ نراشنس اور آخری رسول صفحہ ۱۰ اور رگوید سنہتا ۱:۱۰۶:۴ ملاحظہ ہو پس اتھرو وید ۱۷:۱، ۲۵، ۲۶ میں ناؤ The Holy Law of Quran اور اس کے ناوک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ویدک رشیوں کے بعد کے زمانہ سے ہے۔

آچاریہ وید پرکاش: ''برہم واکیہ (کلام الٰہی) اتھرو وید میں کہا گیا ہے کہ اے لوگو! سنو! نراشنس (محمدؐ) کی تعریف کی جائے گی۔ یہ جملہ اتھرو وید کا ہے اور یہ وید دوسرے سارے ویدوں کے بعد کا ہے۔ لہٰذا وید کے زمانہ کے بعد نراشنس کا ظہور میں آنا معین طور پر معلوم ہوتا ہے۔''

(نراشنس اور آخری رسول صفحہ ۷)

''اس طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ویدوں میں جس نراشنس کے ظہور کی بات کہی گئی ہے وہ صرف اور صرف محمد (ﷺ) ہی ہیں''

(نراشنس اور آخری رسول صفحہ ۲۰)

نراشنس محمد مصطفیٰ ﷺ وہ ملکوتی و نورانی شخصیت ہیں جسے برہم واکیہ میں ۱۷:۱، ۲۵، ۲۶ میں سنسار کو روحانی روشنی دینے والا سورج، سراج منیر اور ایک سو چودہ چپوؤں والی ناؤ کا ناخدا کہا گیا ہے اور اسی بشارت اتھرو وید ۲۰۔۲۷:۱ میں نراشنس (محمدؐ) کو سب سے اتم و اعلیٰ مقام دیا گیا ہے۔

رگوید منڈل نمبر ۴ سوکت ۱۰۶ منتر ۱ میں رشیوں نے اسے جلد تر ظہور فرمانے کی پکار کی ہے۔

رشیوں نے یگیہ میں تجھے ہے پکارا
ہے پالوں کے ساگر میں، بیڑا ہمارا
کرو کرپا کورم، بیڑے پہ بیحدّ
ستائش کے پیکر، سلام تجھ پر بیحدّ

آسمان سے وہ آفتابِ رسالت نُور کے لبادے میں مبعوث ہوئے اور خداداد قوتوں سے لوگوں کو پاپوں سے نکال کر خدائے واحد و یگانہ کا پرستار بنایا۔

اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد انک حمید مجید۔

☆......☆......☆

وصایا: : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 18290 مَیں محمد جنید ولد مکرم محمد صابر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.02.2008 کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش -/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر — العبد: محمد جنید — گواہ: سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر: 18291 مَیں ریاست علی ولد مکرم نواب علی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.02.2008 کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از -/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: ریاست علی گواہ: سلطان صلاح الدین خان

وصیت نمبر: 18292 مَیں غیاث الدین احمد ولد مکرم انوار احسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.02.2008 کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد — العبد: غیاث الدین — گواہ: ملک مقبول احمد

وصیت نمبر: 18293 مَیں احسان خان ولد مکرم سبحی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.02.2008 کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک مقبول طاہر — العبد: احسان خان — گواہ: قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر: 18294 مَیں رضوان احمد وانی ولد مکرم عبدالاحد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.02.2008 کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک مقبول احمد طاہر — العبد: رضوان احمد وانی — گواہ: قاضی شاہد احمد

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091)1872-220757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday 14 July 2011 Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

ہمیں ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنی زبانوں کو تر کرنا چاہئے

ہمارے قدم ہمیشہ بہتری کی طرف بڑھنے چاہئیں۔ یہ جلسے بھی ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اس لئے ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم جولائی 2011 بمقام جرمنی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔ فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون۔

ترجمہ: پس میرا ذکر کیا کرو۔ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس مرتبہ نئی جگہ پر جلسہ منعقد کرنے کی وجہ سے جماعت جرمنی کے امیر صاحب واحباب جماعت کو شوق تھا کہ جلسے کے بارے میں جانیں۔ پہلی جگہ کی نسبت اس جگہ ائرکنڈیشن کی سہولت موجود تھی۔ اسلئے قدرتی بات ہے کہ ان سہولتوں کی وجہ سے خوشی تھی مگر نئی جگہ ہونے کی وجہ سے اور ایک چھت کے نیچے تمام انتظامات ہونے کے باوجود تمام لوگوں کو فکر تھی اور ایک مومن کو تو بہرحال فکر ہونی ہی چاہئے کہ کہیں ذاتی بشریت یا کسی اور وجہ سے کوئی بدانتظامی نہ ہو جائے۔ لیکن بہرحال خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور جلسوں کے بارہ میں تو خاص اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت مومنین آپس میں مل کر اپنے ایمانوں کو بڑھائے۔ پس جب یہ نیک ارادے ہوں اور خدا کے لئے کام کیا جا رہا ہو تو پھر خدا تعالیٰ خود ایسے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔ پس اگر اس نئی جگہ میں کوئی کمیاں یا خامیاں رہ گئیں تھیں تو اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں ہے لیکن چونکہ انتظامیہ کی نیت نیک ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج دنیائے احمدیت میں ہر ملک میں جلسے ہو رہے ہیں اور ایک تسلسل سارا سال جاری رہتا ہے۔ گزشتہ ہفتہ جرمنی میں جلسہ تھا آج سے کینیڈا، امریکہ کا جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ جو فکریں جرمنی والوں کو تھیں آج وہ کینڈا، امریکہ والوں کو ہوں گی۔ لیکن جب شاملین جلسہ اپنے آپ کو انتظامیہ کا حصہ سمجھ لیں تو پھر انتظامیہ کی پریشانی کم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ عموماً شاملین جلسہ دُعاؤں کے ساتھ انتظامیہ کا ہاتھ بٹاتے ہیں اللہ کرے امریکہ کینیڈا کے شاملین جلسہ بھی روحانی مائدہ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں اور اپنی جھولیاں بھرنے والے ہوں۔ صرف میلا سمجھ کر شامل نہ ہوں۔ اور ملاقاتوں میں وقت گزارنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہر جگہ جہاں جلسے ہوتے ہیں تقریروں کے معیار بہت بلند ہوئے ہیں۔ اللہ کرے شاملین جلسہ اِن باتوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا عموماً میں جن جلسوں میں شامل ہوتا ہوں واپسی پر شکرگزاری کے مضمون کو بیان کرتا ہوں۔ دنیا میں جاری ہونے والے جلسے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے لامتناہی سلسلے کو لئے ہوئے ہیں۔ بحیثیت جماعت آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر چوبیس گھنٹے دن چڑھا رہتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوئی نہ کوئی پروگرام بنا رہی ہوتی ہے اور خدا کے حضور پیش کر رہی ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ یہ سلوک آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لیکر آتا ہے۔ پس جب تک ہم اُس مقصد کے ساتھ چمٹے رہیں گے جو حضرت مسیح موعودؑ لیکر آئے تھے ہم فضلوں کے وارث ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہے۔ پس ہمیں حقیقی تقویٰ اور طہارت کی راہوں کو اختیار کرنا ہے۔ ہر احمدی جو جلسوں میں شامل ہوا ہے اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے جلسہ میں رکاوٹ ڈالے۔ پس ہمیشہ ہر احمدی کو، چاہے یورپ کے امیر ممالک کا ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتا ہے، اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے غلبے کے ہتھیار نہ کسی دنیاوی کوشش میں ہیں نہ کسی دولت میں ہیں بلکہ غلبہ کے ہتھیار تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعودؑ کو سال کے چند دن ایک جگہ جمع کر کے تقویٰ کی ٹریننگ دینے کا ارشاد فرمایا ہے یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ میں زیادتی ہو۔ دلوں کے زنگ دور ہوں اور نئے سرے سے چارج ہو کر روحانیت میں قدم بڑھانے والے ہوں۔

پس جرمنی والے صرف مقررین کی تقریروں کو یاد نہ رکھیں بلکہ جو کچھ سنا ہے اُسے اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور جب یہ حالت ہوگی تو ہم حقیقی رنگ میں اُس شکرگزاری میں شامل ہوں گے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر وسپاس

حضور انور نے فرمایا ہمیں ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنی زبانوں کو تر کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم میرا شکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا ذکر کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ہر وقت یاد رکھتا ہے۔ جب بندہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اُسے سب طاقتوں کا مالک سمجھ کر اُس کی پناہ میں آنے کیلئے دُعا کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذکرکم میں تمہیں یاد رکھوں گا تو اس کے معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر ہر قسم کے انعامات اور رزق کے دروازے کھولے گا اور ایسے لوگوں کو دنیا والے ہزار کوشش کے بعد بھی مقاصد میں کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتے۔ اور یہی ذکر ہے جو ہر فرد جماعت کی دنیا و آخرت سنوارنے والا بنے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دیکھنا ناشکرگزاروں میں سے نہ ہو جانا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان لاشعوری طور پر انکار کرنے والا ہوتا ہے۔ دنیا میں جب ایک انسان دوسرے انسان کی بہت زیادہ چاہت اور یاد دل میں بٹھاتا ہے تو اس کے منہ کو دیکھتا ہے کہ کس طرح اُس کی خواہشات کو پورا کروں۔ کب وہ بات کرے اور میں پورا کروں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے تو پھر اس کے احکامات کی تعمیل کرنا بھی ضروری ہے اسی کے بعد تقویٰ اور شکرگزاری کی کیفیت بھی طاری ہوگی۔ خطبے کے آخر میں حضور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بعض باتیں آئندہ بہتری کیلئے بیان کرتا ہوں۔ اس بار ہال میں مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں آواز کی گونج تھی پہلے دن کا خطاب کئی لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آیا۔ بعد میں اصلاح کی کوشش کی گئی مگر مکمل بہتری نہ ہوئی۔ اس لئے آئندہ سال اس نقص کو مکمل ٹھیک کرنا ہوگا۔ بچوں کو ایک ہی جگہ بٹھا دیا گیا تھا جس سے شور ہو رہا تھا۔ آئندہ سال اس کا انتظام بہتر ہونا چاہئے۔ جلسہ سالانہ کی کمیٹی اس پر غور کرے۔ ہمارے قدم ہمیشہ بہتری کی طرف بڑھنے چاہئیں۔ جو غیر مہمان جرمن اور دیگر پڑوسی ممالک سے آئے تھے انہوں نے جلسے کا بہت اچھا اثر لیا ہے لیکن ہمیں مزید بہتری کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ جلسے بھی ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہئے کہ ہم احمدیت کے سفیر ہیں ہمارے نمونے دنیا دیکھتی ہے۔ ایم ٹی اے جرمنی کے کارکنان نے بھی رات دن محنت کر کے لائیو اور اسٹوڈیو کے پروگرام ماشاء اللہ بہت اچھے دکھائے ہیں۔ اس دورے میں جرمن جماعت کی یہ بات دیکھنے میں آئی کہ انہوں نے پڑھے لکھے لوگوں اور میڈیا میں اچھا رابطہ پیدا کیا ہے اور خدام الاحمدیہ نے خصوصاً اس میں تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تبلیغی کاوشوں کو مزید تیز کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم جلد ہی اسلام کی تعلیم لوگوں کے دلوں میں گھر کرتی ہوئی دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان